﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃ المبارک 03 نومبر 2017ء | 13 صفر 1439 ہجری قمری ❁ 03 نبوت 1396 ہجری شمسی | شمارہ44

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا مطلب

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز سنوار کر پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور یہ کہ غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ دیا کرو۔ (صحیح بخاری کتاب العلم باب تحریض النبیؐ حدیث نمبر:85)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اُسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اِس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے۔ ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیّت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ تمہاری نیّت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

یہ اشتہار منارہ کے بننے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ مسجد کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ مسجد کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔ یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔ مَیں اِس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا اور ختم کرتا ہوں اور خدا کے سپرد۔

بالآخر مَیں ایک ضروری امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیاں میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اُس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکّھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ مگر یہ شرط ہوگی کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے۔ فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے۔ اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے دوست اس اشتہار کو ہر ایک کاریگر معمار کو دکھلائیں اور اگر وہ کوئی عمدہ نمونہ اس منارہ کا جس میں دونوں مطلب مذکورہ بالا پورے ہو سکتے ہوں تو بہت جلد ہمیں اس سے اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں

28 مئی 1900ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیاں“

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 40 تا 42۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

گریٹر لندن کے شہر Southall میں مسجد دارالسلام کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب فرمودہ 08/اکتوبر 2017ء بروز اتوار

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں کو مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر ایک ایسا کام ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک مسجد بنائی یا مسجد بنانے میں حصہ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کا گھر بنا کر اپنا جنت میں گھر بنایا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کام میں حصہ لیتے ہیں اور پھر نہ صرف یہ کہ مسجدیں تعمیر کرتے ہیں بلکہ ان کے حق بھی ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور مسجدوں کا حق یہی ہے کہ اس میں آ کر جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے وہاں اس کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جائے۔ جوں جوں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اُسے اس بات کا فہم اور ادراک حاصل ہوتا ہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے ہیں تو ساتھ ہی اس کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ پس آج جس کام کی آپ بنیاد رکھ رہے ہیں اس کے لئے جہاں آپ یہ دعا کریں کہ اس مسجد کی تکمیل جلدی ہو جائے اور اس کے لئے کوشش بھی کریں۔ وہاں یہ دونوں قسم کے حقوق بھی ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو پہلے سے بڑھ کر تیار کرنا شروع کر دیں۔ اور ہر اینٹ جو مسجد کی رکھی جائے اس پہ یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کے ایمان کی دیواریں بھی مزید مضبوط تر ہوتی چلی جانی چاہئیں اور اس طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ ہم نے اللہ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

اللہ کرے کہ اس مسجد کی تکمیل جلد ہو اور پھر انشاء اللہ جب اس کا افتتاح ہو تو اس وقت آپ میں سے ہر ایک جہاں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا ہو وہاں اردگرد کی مخلوق اور آپ کے جو ہمسائے ہیں ان کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور عمومی طور پر ہر انسان کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

روایتاً دعا تو جب بنیاد رکھی جاتی ہے تو عموماً وہاں ہوتی ہے لیکن کیونکہ رسمی مجلس یہاں بھی ہو رہی ہے اس لئے اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(دعا)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 28/ستمبر 2017ء بروز جمعرات نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم مستری رشید احمد صاحب۔ کارکن جائیداد آفس۔ یوکے (ابن مکرم محمد علی صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ) اور مکرم ظفر اقبال صاحب (ابن مکرم محمد صادق صاحب۔ مرٹن پارک۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرم مستری رشید احمد صاحب۔ کارکن جائیداد آفس۔ یوکے (ابن مکرم محمد علی صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ) 22 ستمبر 2017ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1991ء میں ربوہ سے یوکے آئے اور 1998ء میں جماعت برطانیہ کے شعبہ جائیداد میں خدمت کا آغاز کیا۔ 2002ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی اور تادم آخر اپنے اس عہد پر قائم رہے۔ آپ چونکہ تجربہ کار بلڈر تھے اس لئے جماعت کی ہر قسم کی تعمیرات میں حصہ لیا۔ خصوصاً یوکے میں تعمیر ہونے والی تمام مساجد کی تعمیر کی نگرانی بہت احسن انداز میں کی۔ آپ نے یوکے میں لمبا عرصہ فیملی کے بغیر گزارا۔ اس دوران آپ کا ایک بیٹا بھی ربوہ سے اغواء ہوا جو ابھی تک بازیاب نہیں ہوسکا۔ اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، ہر وقت کام کے لئے مستعد رہنے والے، بہت بہادر، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم ظفر اقبال صاحب (ابن مکرم محمد صادق صاحب۔ مرٹن پارک۔ یوکے) 24 ستمبر 2017ء کو جرمنی سے واپس آ رہے تھے کہ ایئر پورٹ پر طبیعت خراب ہوئی اور ہسپتال لے جاتے ہوئے راستہ میں بقضائے الٰہی 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم گزشتہ 30 سال سے جرمنی میں مقیم تھے اور کچھ عرصہ قبل یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، جماعتی خدمت کے شوقین، بہت نیک، ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اشفاق احمد صاحب سندھو (ریجنل امیر جرمنی) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب۔ ربوہ) 20 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مرزا احمد شفیع صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں جنہیں قیام پاکستان کے وقت قادیان میں احمدی مستورات کی حفاظت کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا تھا۔ آپ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کی ماموں زاد بہن تھیں۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک، مہمان نواز، خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔ مکرمہ اشرف بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم۔ جڑانوالہ۔ فیصل آباد) 14/اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا اور پارٹیشن کے بعد آپ کے والد مکرم چوہدری شیر محمد صاحب چک نمبر 74 جنوبی ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہوئے۔ بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ 1974ء میں ملکی حالات کا بڑی استقامت کے ساتھ مقابلہ کرتی رہیں۔ قرآن کریم بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھیں۔ ربوہ سے آنے والے مربیان اور مرکزی مہمانوں کی خدمت بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند اور چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ غریبوں اور یتیموں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3۔ مکرمہ بشریٰ نذیر صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد نذیر الدین صاحب فاضل۔ حیدرآباد، انڈیا) یکم ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص باوفا اور دیندار خاتون تھیں۔ جب تک صحت رہی لجنہ کے اجلاسات اور دیگر جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتی رہیں۔ حلقہ کے اکثر پروگرام آپ کے گھر پر منعقد ہوتے تھے۔ جماعت کی خدمت کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ ہمیشہ مہینہ کے شروع کے ایام میں ہی اپنا مکمل چندہ ادا کر دیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ اخلاص کا تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

4۔ مکرمہ صفدری بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ممتاز احمد صاحب۔ بھرتپورہ سیوان۔ انڈیا) بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ بھرتپورہ سیوان کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت اچھے اخلاق کی مالک، ہمدرد اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ کا خاندان چونکہ احمدی نہیں اس لئے ان کی وفات پر انہوں نے جنازہ کا سوشل بائیکاٹ کیا تو پٹنہ کے احمدی مبلغ کو بلوا کر مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں قریبی گاؤں کے احمدیوں نے بھی شرکت کی۔

....

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 03/اکتوبر 2017ء بروز منگل بوقت 12 بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ۔ آف مانچسٹر (اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم۔ آف دارالنصر غربی ربوہ) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ۔ آف مانچسٹر (اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم۔ آف دارالنصر غربی ربوہ) 29 ستمبر 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق قادیان کے قریبی گاؤں ننگل سے تھا۔ آپ 1952ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ اپنے خاندان کے افراد کی مخالفت کا بہت دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، پردہ کی پابند، بہت نیک، صالح اور بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ ڈاکٹر محمد احمد صاحب (آف مانچسٹر) کی والدہ تھیں جو آجکل قازقستان میں کام کر رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم فلاح الدین سیف صاحب (آف ہمبرگ۔ جرمنی) 23 ستمبر 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی۔ مرحوم کی عمر 13 سال تھی کہ آپ کے والد مکرم سیف الدین صاحب ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ جس کے بعد آپ نے اپنی بیوہ ماں اور بہن بھائیوں کی کفالت بڑی ہمت اور مستقل مزاجی کے ساتھ کی۔ آپ نے تین سال ایک حلقہ میں صدر جماعت کے علاوہ لوکل امارت ہمبرگ میں امین کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہر ایک سے ہمدردی رکھنے والے، بہت بااخلاق اور متوکل انسان تھے۔ رشتوں کا بہت احترام کرتے تھے اور خاندان میں ہر ایک سے ذاتی تعلق تھا۔ آپ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی۔ خلافت سے بہت محبت تھی اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے محبت اور خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم جناح الدین سیف صاحب (مربی سلسلہ) آجکل کوسووو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ (آف ہمبرگ) 2/اپریل 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1985ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ 1987ء میں ایک سال مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پردہ کی پابند، صاف گو، خوددار اور غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی بہو ریجنل صدر ہمبرگ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

3۔ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب (آف آسٹن۔ امریکہ) 28 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مرزا مبارک علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم کو لمبا عرصہ وقف زندگی کی حیثیت سے خدمت کا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور صدارت میں آپ کو خدام الاحمدیہ کے معتمد مرکزیہ کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں جرمنی، گھانا، ٹوگولینڈ اور کینیا میں مبلغ سلسلہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ربوہ میں لمبا عرصہ الشرکتہ الاسلامیہ کے مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پچھلے کچھ سالوں سے امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ بہت محبت کرنے والے، سلسلہ کے سچے خادم اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔

4۔ مکرم احمد دین صاحب (ابن مکرم عبد المجید صاحب۔ لاہور) 6 فروری 2017ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو جماعت چِپ بورڈ جہلم میں نائب صدر و سیکرٹری مال کے علاوہ قائد ضلع جہلم اور قائد علاقہ آزاد کشمیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق رکھنے والے منکسر المزاج اور ہمدرد انسان تھے۔

5۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مبشر احمد ججہ صاحب۔ امیر ضلع بہاولپور) 5/اگست 2017ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم چوہدری نذیر احمد ججہ صاحب درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ شادی سے قبل اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ لانڈھی کورنگی (کراچی) کی قیادت نمبر 14 میں بطور نگران لجنہ اماء اللہ کے علاوہ صدر لجنہ بہاولپور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔

6۔ مکرم محمد سعید صاحب (ابن مکرم عبد الواحد صاحب۔ دہلی گیٹ لاہور) 11 جولائی 2017ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ مالی قربانی کرنے والے، بہت مہمان نواز اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

7۔ مکرم ندیم احمد صاحب (ابن مکرم محمد زاہد حسین صاحب۔ آف اوکاڑہ) آپ کو 10 مارچ 2016ء کو اغواء کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 19 مارچ کو آپ کی Dead Body ملی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ان کا قتل ایک ہفتہ قبل ہوا تھا۔ آپ کے والد اپنی فیملی سمیت 1995-96ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ آپ بہت خوش اخلاق، تعاون کرنے والے نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 470

مکرم لقمان ابراہیم صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم لقمان ابراہیم صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔وہ بیان کرتے ہیں کہ:

زندگی بھر کا علم صفر ہو گیا

میں نے 27سال تک مختلف سکولوں کالجوں اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی تھی۔ میری تعلیمی زندگی حساب کتاب اور خشک منطق سے عبارت تھی،لیکن جب میں نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ ان کتب میں پائے جانے والے علوم میری ستائیس سالہ تعلیم سے زیادہ مؤثر اور مفید ہیں، بلکہ میرے تمام حاصل کردہ علوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف لطیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے سامنے صفر تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز تحریر، دلائل پیش کرنے کا طریق اور بحث ومباحثہ کا انداز ایسا مضبوط اور مؤثر ہے کہ ایک منصف مزاج شخص کے سامنے آپ کی بات قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ بلکہ یوں کہنا درست ہوگا کہ آپ کے دلائل کا کوئی ایسا اندھا ہی انکار کرسکتا ہے جسے روشن دن کا سورج بھی نظر نہیں آتا۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو کر دل سے آپ پر ایمان لا چکا تھا اور اس کے نتیجہ میں مجھ پر خدا تعالیٰ کے افضال کا نزول شروع ہو گیا تھا۔لیکن سیرین فوج میں آفیسر ہونے کی وجہ سے میں بیعت ارسال نہ کرسکا کیونکہ ایسا کرنے پر فوراً جیل کی سزا سنادی جاتی تھی۔

مشرق کی جانب ہجرت

سیریا میں حالات خراب ہو چکے تھے اور ہمارا ملک میدان جنگ بن چکا تھا۔ مَیں ظلم وستم اور تباہی وبربادی کے مناظر کو برداشت نہ کرسکا اور ملک چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ایک کشف میں سمجھا دیا تھا کہ مجھے ہجرت کر کے کس طرف جانا چاہئے ۔ ایک روز نماز فجر کے بعد جاگنے کی حالت میں ہی میں نے بڑی زوردار آواز میں مندرجہ ذیل الفاظ سنے :

یَاغُصْنَ الزَّیْتُونِ اِنْطَلِقِیْ إِلَی الشَّرْقِ کَالْبُرْکَانِ

یعنی اے زیتون کی شاخ ایک آتش فشاں کی طرح مشرق کی جانب چل نکل۔

میں نے اسی کی بناء پر اپنے علاقے کے مشرق میں واقع عراقی کردستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔

عجیب بات ہے کہ اُس وقت تک میرے علاقے عفرین میں امن تھا لیکن اب اس علاقہ کو بھی غیر ملکی فوج کی جانب سے ہدف بنایا گیا ہے جس کی بناء پر اس علاقے کے لوگ مجبوراً سیریا کے مشرقی شہر قامشلی اور مشرقی جانب واقع عراقی کردستان کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔

گرفتاری اور عراق کی صدارت!

جب میں عراقی کردستان پہنچا تو مجھے گرفتار کرلیا گیا۔ چونکہ میں سیرین فوج میں آفیسر تھا اس لئے مجھے سیرین سی آئی ڈی کی طرف سے جاسوس سمجھ کر جیل میں ڈال دیا گیا۔

جیل میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے عراق کا صدر بنا دیا گیا ہے۔ جاگنے کے بعد مجھے کسی قدر حیرانی بھی ہوئی لیکن بظاہر یہ بات خلاف واقعہ تھی اس لئے میں نے اسے اَضغاثُ اَحلام ہی سمجھا۔لیکن ابھی ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ جیل کے ایک محافظ نے مجھے آ کر کہا کہ آپ کو سپرنٹنڈنٹ جیل نے بلایا ہے۔ میں فوراً اس کے ساتھ چل پڑا۔سپرنٹنڈنٹ جیل نے مجھے کہا کہ تم ایک اچھے آدمی ہو اس لئے ہمارا خیال ہے کہ تمہیں جیل کے تمام قیدیوں کا نگران بنا دیا جائے۔میرا اصول تھا کہ ہر قیدی کی طرف سے کی جانے والی شکایت یا مطالبہ اعلیٰ حکام تک پہنچاتا تھا اور اکثر اوقات اعلیٰ حکام میری بات مان لیتے تھے جس کی وجہ سے چند روز میں ہی تمام قیدی مجھے خصوصی احترام دینے لگ گئے۔شاید یہی میرے رؤیا کی تعبیر تھی۔

میری تعبیر درست ثابت ہوئی!

یہ جیل ایسی تھی جس میں لوگوں کو ان کے جرموں کے مطابق قید کی سزا نہیں دی جاتی تھی بلکہ جسے ایک دفعہ اس جیل میں بند کر دیا جاتا تھا پھر اسے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کی رہائی کب ہوگی۔ایسا ہی ایک قیدی اکثر میرے پاس آ کر بیٹھا رہتا تھا، ایک روز صبح جاگا تو آ کر مجھے کہنے لگا کہ میں نے خواب میں تمہیں اپنے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح کام نہیں کرسکتے جس کی وجہ سے میرے والد صاحب تم پر سخت ناراض ہوتے ہیں لیکن تم اس کے جواب میں کچھ ٹافیاں اور مٹھائی نکال کر ہمیں دے دیتے ہو۔

میں ابھی اس کو اس خواب کی تعبیر بتانے ہی والا تھا کہ ایک اور شخص آ گیا اور آتے ہی مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ میں نے آج آپ کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں سخت حیران ہوا کہ دو اشخاص نے آج مجھے اپنی خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے اس سے رؤیا کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ مجھے یہ کہتے ہوئے نیند سے بیدار کر رہے ہیں کہ اٹھو میں نے تمہاری جگہ پر نماز ادا کرنی ہے۔

میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ مجھے تو تم دونوں کی خوابوں سے یہی لگتا ہے کہ تمہاری رہائی ہونے والی ہے، بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ دن آج کا دن ہی ہو، نیز تمہاری خوابوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ میں ابھی کچھ دیر مزید اس جیل میں رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ خوشخبری دینے کا شکریہ،لیکن بظاہر یہ کوئی معقول تعبیر نہیں لگتی۔

جن قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ ہو جاتا تھا ان کی رہائی کا اعلان عموماً دن کے بارہ بجے ہوتا تھا۔لیکن ضروری نہیں کہ ہر روز ہی کچھ قیدیوں کی رہائی ہو بلکہ کئی کئی دن بِیت جاتے تھے لیکن کسی کی رہائی کا اعلان نہیں ہوتا تھا تاہم اس اعلان کا وقت یہی تھا۔ چنانچہ اس دن بارہ بجے جب اعلان ہوا تو پہلا نام اسی شخص کا لیا گیا جس نے مجھے پہلے آ کر خواب سنایا تھا۔ پھر دیگر قیدیوں کے نام پڑھے گئے جن کی رہائی کا فیصلہ ہوا تھا لیکن ان میں دوسرے خواب سنانے والے شخص کا نام شامل نہ تھا۔ پہلا شخص تو بہت خوش ہوا کہ اس کی خواب کی تعبیر ہو بہو پوری ہوگئی جبکہ دوسرے شخص کے چہرے پر حزن وملال کے بادل چھا گئے۔ میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آج نہیں تو کل تم بھی اپنا نام سنو گے اور تمہاری رہائی کا اعلان بھی ہوجائے گا۔

دن کے چار بجے جیل کا ایک محافظ آیا اور مجھ سے اسی دوسرے شخص کے بارہ میں پوچھا اور پھر کہا کہ اسے پیغام دے دو کہ اپنی تیاری کرلے کیونکہ اس کی بھی رہائی کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ یہ بات سن کر سب حیران رہ گئے کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ عموماً رہائی کا اعلان بارہ بجے کیا جاتا تھا اور دن کے چار بجے جب تقریباً تمام عملہ چھٹی کر جاتا تھا اس وقت کسی کی رہائی کا اعلان ہم نے کبھی نہ سنا تھا۔

جب یہ قیدی اپنا سامان لے کر چلا گیا تو میں نے محافظ سے پوچھا کہ قصہ کیا ہے؟اس کی رہائی کے اعلان میں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ اس کا نام اس لسٹ میں شامل تھا جو دن کے بارہ بجے پڑھی گئی لیکن ہم نے غلطی سے اس کا نام کسی اور جیل میں بھیج دیا تھا۔لیکن اب چھان بین ہونے کے بعد پتہ چلا کہ یہ اسی جیل میں ہی تھا اس لئے اس کو لیٹ اطلاع مل رہی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اس کی وجہ سے وہ قیدی جن کی دن کے بارہ بجے رہائی ہوئی تھی ابھی تک انتظار کر رہے ہیں اور اب ان سب کو اکٹھے چھوڑا جائے گا۔ یوں خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور میری تعبیر درست ثابت ہوئی۔

رہائی، بیعت اور خلیفہ وقت سے رابطہ

جس جرم میں مجھے قید کیا گیا تھا اس کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ تھی لیکن حقیقت میں کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ مجھے کتنی دیر اس جیل میں رکھتے ہیں۔ تاہم میرے خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں یہ احساس جاگزیں ہو چکا تھا کہ میں چھ ماہ سے قبل ہی رہائی پا جاؤں گا کیونکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ مجھ پر جاسوسی کا الزام محض شک کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔ چنانچہ جیسا میرا احساس تھا ویسے ہی ہوا اور محض ساڑھے چار ماہ کا عرصہ گزارنے کے بعد بالآخر میری رہائی ہوگئی۔

میں نے جیل سے نکلتے ہی وہاں پر احمدی احباب سے رابطہ کیا اور یکم جنوری 2013ء کو اپنی بیعت ارسال کردی۔

میرے لئے وہ دن بہت زیادہ خوشی والا تھا جس دن مجھے حضور انور کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا خط ملا تھا۔ اس کے بعد میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں اور حضور انور سے خطوط کے ذریعہ رابطہ شروع ہوگیا۔ حضور انور کی طرف سے آمدہ خطوط میں آپ کی دعائیں زندگی کا سرمایہ ہیں جو قلب وروح میں ایسی نیک تاثیرات پیدا کرتی ہیں جن سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور روحانی ترقیات کی طرف قدم اٹھنے لگتے ہیں۔

مَیں جب بھی حضور انور کو ٹی وی پر دیکھتا ہوں تو ایک عجیب احساس دل میں ابھرنے لگتا ہے۔ بے اختیاری کے عالم میں اکثر میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ مجھے وہ دن نہیں بھولتا جب حضور انور 2008ء میں پہلی بار پروگرام الحوار المباشر میں تشریف لائے تھے۔حضور انور کی اچانک آمد ہوئی تو سب کی ہی فرطِ جذبات سے کیفیت عجیب تھی۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب تو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگ گئے۔ اس وقت میں بھی اسی ماحول کا حصہ بن گیا تھا اور اس ماحول میں اس قدر گم ہو چکا تھا کہ میری آنکھیں بھی آنسو برسا رہی تھیں۔

وقت پر نماز کی ادائیگی کی طرف رؤیا کے ذریعہ راہنمائی

میری گرفتاری کے وقت حُکّام نے مجھ سے میری سب سِوِل وعسکری ڈگریاں اور پاسپورٹ وغیرہ لے لیا تھا۔ افسوس کہ میری رہائی پر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ کی گئی ،ایسی صورتحال میں میرا کہیں بھی سفر کرنا ناممکن تھا۔ چنانچہ مجھے مجبوراً چار سال تک عراق میں ہی رہنا پڑا۔عراق میں رہائش کے دوران میں نے کپڑے کا کاروبار شروع کردیا۔میرے کام کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ مجھے اکثر نمازیں جمع کرنی پڑتی تھیں۔ دو ماہ تک میں اسی طرح کرتا رہا جس کے بعد مَیں نے رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی حالت میں دیکھا جیسے میں نے بچپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔آپ نے ہاتھ میں عصا پکڑا ہوا تھا۔آپ نے مجھے فرمایا: شیعوں کی طرح نماز نہ پڑھو۔ میں فوراً آپ کی مراد سمجھ گیا اور آئندہ ہر نماز اس کے وقت پر پڑھنے لگ گیا۔

تبلیغی کاوشیں

احمد نامی میرے بھائی نے تو میرے ساتھ ہی جماعت کے بارہ میں تحقیق کی تھی اور اسی عرصہ میں ہی بیعت کرلی۔ میری بیعت میں میری اہلیہ اور بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد میں نے عراقی کردستان میں روزانہ کی بنیاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کو لوگوں تک پہنچانے کا کام شروع کردیا۔ میرے دوستوں میں سے سب سے پہلے سیرین کردی مکرم غیاث حاجو نے کہا کہ مجھے تم سچے لگتے ہو اور تمہاری باتیں دل کو لگتی ہیں۔ پھر کچھ ہی عرصہ میں اس نے بیعت کرلی۔

میرے رشتہ داروں اور دوستوں میں سے کچھ لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے انہیں ابھی جماعتی کتب پڑھنے اور مزید دعا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

فیس بُک پر میں اپنے صفحہ پر اکثر کُردوں کو تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ کئی بار لمبی لمبی بحثیں بھی ہوئی ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر جب بھی بڑے بڑے علماء کا سامنا کیا ہے انہیں پسپا ہوتے ہی دیکھا ہے۔ اسی طرح بعض عیسائیوں کے ساتھ بھی بحثیں جاری رہتی ہیں۔

چار سال عراق میں رہنے کے بعد میں ترکی چلا گیا اور وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد یونان منتقل ہو گیا۔ میری فیملی کے کچھ افراد جرمنی پہنچ چکے ہیں اور میری ان کے پاس جانے کی قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ ہجرت کا یہ سفر جلد ختم ہو اور ہم بخیریت منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

(قسط ششم)

❁ آج کی مغربی دنیا میں شدّت سے جو اعتراض اسلام پر کئے جاتے ہیں ان میں شائد سب سے بڑا اور بار بار دہرایا جانے والا اعتراض جارحیت کا اعتراض ہے۔ شاید مغربی دنیا یہ اعتراض بار بار اس لئے کرتی ہے کہ جس کتاب (بائبل) کو وہ خدا کا کلام کہتے نہیں تھکتے وہ خون اور جنگ و جدل سے بھری پڑی ہے۔ قرآن شریف بڑی وضاحت سے نہ صرف جارحیت سے روکتا ہے بلکہ کھل کر کہتا ہے کہ جارحانہ کارروائی کے مجرم اسلام کے مخالفین تھے۔ مثلاً سورۃ المائدہ کی آیت 68 میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ کہ اے رسول جو کلام آپؐ پر اتارا گیا ہے آپؐ کے رب کی طرف سے وہ لوگوں کو پہنچا دیں۔ اگر آپؐ ایسا نہ کریں تو آپؐ نے اپنی رسالت کا فرض ادا نہیں کیا۔ اس کے بعد فرماتا ہے وَاللّٰهُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کہ اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ یعنی آپ کے اپنے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں لوگ روک بن رہے ہیں اور آپ کے مقابلہ میں اپنی کئی گنا ظاہری طاقت کو استعمال کر رہے ہیں۔ مگر آپ بے فکر ہو کر اپنا فرض سرانجام دیں۔ کیونکہ اللہ خود آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

یہ آیت بھی بہت سی دوسری آیات اور تاریخی واقعات کی طرح بتا رہی ہے کہ آپ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تھوڑے سے لوگ جارحیت کا ارتکاب نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کے مخالفین جو تعداد میں آپ کے ماننے والوں سے کئی گنا زیادہ تھے آپ پر حملہ آور تھے اور آپ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کی وجہ سے ان حملوں سے جن کا مقصد آپ کو مار ڈالنا تھا محفوظ تھے۔

❁ جو لوگ مولویوں کے زیر اثر آ کر تلوار کے زور پر غیر مسلموں کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں یا ان مسلمانوں کی جو اُن مولویوں سے مختلف مسلک رکھتے ہیں اصلاح کرنا چاہتے ہیں وہ اس آیت کو بھول جاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَیۡکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ لَا یَضُرُّکُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ (سورۃ المائدۃ:105) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر لازم ہے کہ اپنے نفسوں کی فکر کرو۔ جو گمراہ ہو وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اگر تم ہدایت کے لئے کوشش کرو۔

مگر آج کل کے مولوی صاحبان اپنی ہدایت کے بجائے دوسروں کی ہدایت کا فکر رکھتے ہیں اور طاقت کے زور پر ان کی اصلاح کرنے کے مدّعی ہیں۔

❁ ان مولوی صاحبان کے خیالات کی تردید جا بجا قرآن شریف میں ملتی ہے۔ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَکۡبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِهٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ۔ (سورۃ الانعام :20) کہ تم کہو سب سے بڑھ کر شہادت کس کی ہوسکتی ہے۔ اور تم کہو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ تمہیں انذار کروں۔ آج کا مولوی تلوار، کلاشنکوف اور بم وغیرہ ہتھیاروں کو مسلمان اور غیر مسلمان میں فیصلہ کُن قرار دیتا ہے اور انذار کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے مسلمان اور غیر مسلمان میں فیصلہ کُن اللہ ہے جس نے قرآن اس غرض سے نازل کیا ہے کہ مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان اختلافات کا فیصلہ کرے۔ آجکل کے مولوی قرآن کو غیر مسلمان کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے تلوار کو قرآن کا مقام دیتے ہیں۔

❁ یہ نام نہاد علماء اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ سچے دین کی تکذیب کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے طاقت کا استعمال ضروری سمجھتے ہیں۔ جبکہ قرآن کہتا ہے: وَ لَقَدۡ کُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ فَصَبَرُوۡا عَلٰی مَا کُذِّبُوۡا وَ اُوۡذُوۡا حَتّٰۤی اَتٰهُمۡ نَصۡرُنَا وَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ وَ لَقَدۡ جَآءَکَ مِنۡ نَّبَاِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ۔ (سورۃ الانعام:35) کہ آپؐ سے پہلے رسول جھٹلائے گئے مگر انہوں نے اپنی تکذیب پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آ گئی اور خدا تعالیٰ کے قوانین کو کوئی بدلنے والا نہیں اور آپؐ کے پاس پہلے رسولوں کی خبریں آ چکی ہیں۔ یہ تو ہے رسولوں کا طرز عمل جس کی خبر ہمارے نبی ﷺ کو دی گئی ہے مگر آجکل کے علماء رسولوں کے طرز عمل کو چھوڑ کر ہٹلر اور ہلاکو خان کے طرز عمل کو ترجیح دیتے ہیں۔

❁ قرآن شریف میں لکھا ہے: وَ کَذَّبَ بِهٖ قَوۡمُکَ وَ هُوَ الۡحَقُّ۔ (سورۃ الانعام :67) کہ تمہاری قوم نے قرآن مجید کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے اور پھر اس کے معًا بعد آپ کو یہ ارشاد ہے کہ تم کہو قُلۡ لَّسۡتُ عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ۔ میں تم سب پر داروغہ نہیں ہوں، نگران نہیں ہوں، ذمہ وار نہیں ہوں ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہمارے نبی ﷺ کے لئے۔ مگر نام نہاد علماء نے اپنے آپ کو ساری دنیا پر خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو داروغہ قرار دے لیا ہے اور زور بازو سے سب دنیا کی اصلاح کرنا اپنا کام سمجھتے ہیں۔

❁ سورۃ الانعام کی آیت 69 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَ اِذَا رَاَیۡتَ الَّذِیۡنَ یَخُوۡضُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِهٖ۔ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارہ میں بے لگام ہو کر باتیں کرتے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِهٖ۔ جب تک وہ اس بیہودہ گوئی کے سوا کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں :وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ اور اگر شیطان تمہیں بھلا ہی دے تو یاد آنے کے بعد تم ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔ علماء وقت کے موجودہ فتاویٰ کے بعد تو نہ شرارت کرنے والوں کو کوئی اور بات کرنے کا موقعہ ملے گا اور نہ ہی ان مسلمانوں کو ان کے پاس دوسرے وقت بیٹھنے کا موقعہ ملے گا کیونکہ فتاویٰ کے مطابق ان باتیں کرنے والوں کے سر قلم کئے جا چکے ہوں گے۔

❁ نام نہاد علماء دین کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے دین کو کھیل بنایا ہوا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے ان کو ہرگز نہ چھوڑو اور تلوار سے ان کے سر قلم کرو۔ مگر قرآن فرماتا ہے وَ ذَرِ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّ لَهۡوًا وَّ غَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا وَ ذَکِّرۡ بِهٖۤ اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌۢ بِمَا کَسَبَتۡ۔ (سورۃ الانعام :71) کہ تم ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو مشغلہ اور کھیل بنا لیا ہے۔ اور ورلی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے اس کلام الٰہی کے ذریعہ انہیں نصیحت کرو تا کہ کوئی جان اپنے کاموں کی وجہ سے ہلاکت میں نہ پڑے۔ اب وہ لوگ جو علماء کے کہنے پر قتل عام کرتے پھرتے ہیں فیصلہ کریں کہ وہ قرآن میں خدا کے حکم پر عمل کرنا چاہتے ہیں یا ان علماء ظاہر کے فتویٰ پر۔

❁ سورۃ الانعام کی آیت 108 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا وَ مَا جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَکِیۡلٍ۔ یعنی اگر اللہ کی جبری مشیّت کام کر رہی ہوتی تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر محافظ مقرر نہیں کیا اور نہ تُو ان پر نگران ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ دین کے معاملہ میں خود خدا تعالیٰ بھی جبر نہیں کرتا اور خود آنحضرت ﷺ کو مخالفین کے دین پر محافظ اور نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ ہاں آجکل کے انتہا پسند اور شدّت پسند مسلمانوں نے اپنے آپ کو لوگوں کے دین و ایمان کی نگرانی کا ٹھیکہ دار مقرر کیا ہوا ہے۔

❁ سورۃ الانعام کی آیت 111 میں نہ ایمان لانے والوں کے متعلق فرماتا ہے: وَنَذَرُهُمۡ فِیۡ طُغۡیَانِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ۔ کہ ہم ان کو ان کی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ وہ بھٹکتے پھریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج کل کے فتویٰ جاری کرنے والے علماء نے اس فیصلہ کو پسند نہیں کیا۔ حالانکہ آیت 113 میں اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ کو بھی یہی ارشاد ہے۔ فرمایا: وَلَوۡ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوۡهُ فَذَرۡهُمۡ وَ مَا یَفۡتَرُوۡنَ کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس تم ان کو چھوڑ دو ان کے حال پر کہ وہ اپنے جھوٹ گھڑتے ہیں اور اس سے اگلی آیت میں فرمایا کہ وَ لِیَقۡتَرِفُوۡا مَا هُمۡ مُّقۡتَرِفُوۡنَ اور یہ اس لئے بھی کہ تا وہ کرتے رہیں وہ کام جو وہ کر رہے ہیں۔ اس سورۃ کی آیت 138 میں پھر اس ارشاد کا اعادہ کیا فَذَرۡهُمۡ وَ مَا یَفۡتَرُوۡنَ کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی افتراء پردازیوں میں لگے رہیں اور آیت 139 میں فرمایا سَیَجۡزِیۡهِمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ کہ اللہ (خود) ان کو ان کی افتراء پردازیوں کی سزا دے گا۔

❁ قرآن مجید بار بار مسلمانوں کو تلقین فرماتا ہے کہ عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑیں۔ چنانچہ سورۃ الانعام میں بھی یہی تاکید ہے۔ فرماتا ہے: وَ اِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَ لَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ۔ (الانعام:153) اور جب بات کرو تو انصاف کی بات کرو اگرچہ وہ بات تمہارے رشتہ دار کے خلاف پڑتی ہو۔ سوچنے والی بات ہے کیا معصوم عورتوں بچوں کو بے دریغ قتل کرنا انصاف کی بات ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ کی زبان سے ارشاد فرماتا ہے: وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ ۔(الانعام :155) کہ یہ جو میرا راستہ ہے وہ سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو۔

کیا ایسے لوگوں کو قتل کرنا جنہوں نے کوئی قتل نہیں کیا اور بغیر کسی عدالت بغیر کسی تفتیش و تحقیق کے بے گناہ لوگوں کے گھروں پر بمباری کرنا سنّت نبویؐ ہے؟۔

❁ سورۃ الانعام کی آیت 159 میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے کہ مخالفین کو کہیں: قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ کہ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ مگر آج یہ کہہ کر بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے کہ انتظار کی ضرورت نہیں بے دریغ حملہ کرو اور قتل عام کرو۔

❁ سورۃ الاعراف آیت 21 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۔ تم کہو کہ میرے رب نے مجھے قسط یعنی عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔ کیا مولویوں کے فتویٰ کے مطابق جو لوگ غریب خاندانوں کی جان و مال پر حملہ کرتے ہیں اور ان کے عزیزوں کا ہلاک کرتے اور ان کے گھر بار کو تباہ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کر رہے ہیں؟

❁ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ۔ (آیت 59) کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا اور اس سے اگلی آیت میں فرماتا ہے: وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا کہ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو یہ تو اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ ہیں مگر قرآن کے ان فتاویٰ کے خلاف علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ مارو، قتل کرو، راہ چلتے پر گولیاں چلاؤ، جنہوں نے تم کو کبھی کوئی دکھ نہیں دیا، کبھی تم نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا، ان کو اور ان کی عورتوں اور بچوں کا خون بہاؤ اور ان کے گھروں کو برباد کر دو۔ جبکہ اسی سورۃ کی آیت 75 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: وَلَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ کہ زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ اور آیت 87 میں فرمایا ہے: وَ انۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ کہ دیکھتے رہو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا رہا ہے۔

❁ سورۃ الاعراف میں حضرت شعیب علیہ السلام کا ایک قول درج ہے جو آج کل کے انتہا پسندوں کے لئے بھی قابل توجہ ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو کہا: وَ اِنۡ کَانَ طَآئِفَةٌ مِّنۡکُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِیۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰی یَحۡکُمَ اللّٰهُ بَیۡنَنَا وَ هُوَ خَیۡرُ الۡحٰکِمِیۡنَ ۔ (سورۃ الاعراف:88) کہ اگر تم میں سے ہی ایک گروہ اس تعلیم پر جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے ایمان لے آیا ہے اور ایک دوسرا گروہ ہے جو ایمان نہیں لایا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰی یَحۡکُمَ اللّٰهُ تو صبر کرو حتی کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اب دیکھئے حضرت شعیب علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایمان لے آئے ہیں، کچھ ایمان نہیں لائے تو صبر کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ خود ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور وہ اللہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ مگر ہمارے نام نہاد علماء اللہ کے فیصلہ کا انتظار صبر کے ساتھ کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ اپنے ہاتھ میں تلوار لے کر دشمن کو قتل کر کے فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

اس سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن نمبر ایک فرعون کا یہ قول درج ہے جب اس کی قوم کے سرداروں نے اس کو کہا: وَ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰی وَ قَوۡمَهٗ لِیُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ یَذَرَکَ وَ اٰلِهَتَکَ۔ سرداروں نے فرعون کو کہا کیا موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ وہ زمین میں فساد کریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ فرعون نے جواب میں کہا: قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَ نَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ (سورۃ الاعراف:128) کہ ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو جیتا چھوڑ دیں گے یہ تو فرعون جیسے کافر کا قول تھا مگر افسوس کہ آج کے زمانہ میں عورتوں کے خون سے بھی ہاتھ رنگے جا رہے ہیں۔

❁ آج کل کے نام نہاد علماء اپنے مریدوں کو لوگوں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں پر ان کے قتل کا فتویٰ جاری کرتے ہیں جبکہ سورۃ الاعراف کی آیت 181 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡهُ بِهَا کہ اللہ کے لئے سب اچھے نام ہیں۔ پس اللہ کو وہ نام لے کر پکارو۔ وَ ذَرُوا الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اَسۡمَآئِهٖ سَیُجۡزَوۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں میں الحاد سے کام لیتے ہیں ان لوگوں کو ضرور بدلہ دیا جائے گا اس کا جو وہ کرتے ہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا مومنوں کو ارشاد ہے مگر نام نہاد علماء کا ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو ہرگز نہ چھوڑو بلکہ ان کا قتل عام کرو۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ان کو ان کے اعمال کی جزا و سزا مل کے رہے گی۔ مگر یہ علماء اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ ان کی جزا سزا تم اپنے ہاتھ میں لو اور اپنے ہاتھ ان لوگوں کے خون سے رنگو۔

❁ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 183 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم (main stream) مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔

گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کے لئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔

ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔ متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ایسی تحریرات و فرمودات کا تذکرہ جن میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیّٖن کی نہایت پُر معارف تشریح اور ختم نبوت کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل دنیا میں خرچ کر کے اور اپنے پر مالی قربانیاں وارد کر کے قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک پچھتر (75) زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی زیر کارروائی ہیں۔ ترجمہ ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور وہ جو بڑی پیسے والی مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے۔

خاتم النبیین کے حقیقی معنی اور روح کو بھی ہم احمدی ہی سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اعلان کی اشاعت بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ان کی زبانوں میں احمدی ہی کر رہے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

آجکل کے علماء آپس میں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں کہ دوسرے مذاہب کو ان کا چہرہ دکھا کر ان کی کمزوریاں دکھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری ثابت کریں۔ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور علم کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی نظر میں ہم کافر اور یہ مومن۔

پاکستان کی اسمبلی میں قانون بنانے کے الفاظ کے بارے میں ان کے جو آپس کے معاملات طے تھے ان کے طے ہو جانے کے بعد پھر چند دن پہلے ایک ممبر اسمبلی نے بلاوجہ ایک اشتعال دلانے والی تقریر کی ہے۔ یہ صرف اسمبلی کے ممبران کو جھوٹی غیرت دلانے کے لئے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی عوام کو بھڑکانے اور ملک میں فساد پیدا کرنے کی ایک کوشش تھی تا کہ احمدیوں کے خلاف سارے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور یہ بھی اس کی کوشش تھی کہ اپنے آپ کو ملک کا بڑا وفادار لیڈر ثابت کرے تا کہ اس کی سیاسی زندگی کو شاید کوئی نئی زندگی مل جائے۔

اپنی طرف سے بڑا میدان مارنے والے اس ممبر اسمبلی نے کہا کہ ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا جائے کیونکہ وہ کافر ہیں۔ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کو یہ سوچنا چاہئے جس نے یہ نام رکھا ہے وہ بھی تو خود ان کی اپنی ہی پارٹی کے وزیراعظم تھے اور صدر تھے۔ اور یہی نہیں بلکہ اس ممبر اسمبلی کے سسر بھی ہیں۔ اس وقت کیوں نہ غیرت دکھائی اور اس وقت کیوں نہ غیرت کا اظہار کیا جب یہ سب کچھ رکھا جا رہا تھا۔ اگر پاکستان کی اسمبلی یہ نام بدلنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے بدلے۔ سلام خاندان کو یا جماعت احمدیہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ آج تک کی پاکستان کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ جتنے احمدی بھی فوج میں گئے انہوں نے ملک کی خاطر ہر قربانی دی۔ عام طور پر سپاہی یا جونیئر کمشنڈ افسر یا زیادہ سے زیادہ کرنل میجر تک کے لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن احمدی وہ ہیں جن کے لوگ جنرل کے رینک تک بھی پہنچے تو اگلے مورچوں پر رہے اور شہید بھی ہوئے تو احمدی جنرل۔

اسی طرح احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں۔لیکن مَیں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے۔

ہر پاکستانی احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 /اکتوبر 2017ء بمطابق 13/اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:41)

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہمنوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم (main stream) مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ نام نہاد اسلام کا درد رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کبھی ایسا ظلم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ احمدیوں کو مسلمان کہا جائے اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے اس پر دوسری پارٹی جو چاہے حکومت بھی کر رہی ہو اس کے نمائندے فوراً اسمبلی میں کھڑے ہو کر بیان دیں گے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو کوئی حق ملے بلکہ جو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے جو تھوڑا بہت حق ہے چاہے وہ تیسرے درجہ کے شہری کی حیثیت سے ہی ہے، جو تھوڑے حقوق ملے ہوئے ہیں وہ یہ نعرہ لگائیں گے کہ وہ بھی لے لو۔ ہر ایک کے اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں۔ ہر ایک کے اپنے ذاتی مفادات ہیں۔ لیکن اس میں تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کو زبردستی گھسیٹا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑا آسان معاملہ ہے۔ غیر حکومتی ارکان اسمبلی بھی اور حکومتی ارکان اسمبلی بھی بڑھ بڑھ کر احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔

چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کے لئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا۔ پاکستان میں پچھلے دنوں میں بڑا شور مچا ہوا اور میڈیا کے ذریعہ سے یہ سب کچھ دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اس لئے اس بارے میں تو زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔

ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔ متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے میں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔ یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے وقت سے جماعت احمدیہ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگایا جا رہا ہے اور وقتاً فوقتاً جب بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کو اس بارہ میں وبال اٹھتا رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ یہ الزام جو ہم پر لگاتے ہیں اس کے جھوٹا ہونے کے لئے جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم پر یقین بھی رکھتے ہیں، ایمان بھی لاتے ہیں اور قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتا ہے تو اس پر غیر احمدی علماء یہ اعتراض کر دیتے ہیں اور انہوں نے عوام کو بھی یہی پڑھایا ہوا ہے اور یہ اعتراض آج بھی کیا جاتا ہے بلکہ آپس کے رابطوں کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے علماء بھی ان پاکستانی نام نہاد علماء کے زیر اثر یہ کہہ جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدی تو قرآن کریم کو بھی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 نومبر 1955ء جلد 36 صفحہ 223-222)

چنانچہ کئی عرب جب حقیقت جان کر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو وہ یہی بتاتے ہیں کہ جب ہم اپنے علماء سے پوچھتے ہیں کہ جماعت کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے تو وہ اسی قسم کی باتیں ہمیں بتاتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کو نہیں مانتے۔ انہوں نے اپنا ایک علیحدہ قرآن اور کتاب بنائی ہوئی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کا حج مختلف ہے۔ یہ حج نہیں کرتے۔ ان کا قبلہ اور ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ان نام نہاد علماء کا پول کھل جاتا ہے اور یہی غیر احمدی مولوی اپنے جھوٹ کی وجہ سے، احمدیوں پر اپنے جھوٹے الزامات لگانے کی وجہ سے بہت سوں کے احمدیت کے قبول کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پس یہ مولوی بھی جھوٹ بول کے ایک لحاظ سے ہماری تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو نہ مانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی کتاب کہتے ہیں اور سب خیر کا سرچشمہ اسے سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے بارہ میں آپ کا ایک الہام ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 57) کہ تمام بھلائی قرآن کریم میں ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میرے الہامات کو عزت دو۔ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ ان کی کوئی علیحدہ اور مستقل حیثیت نہیں ہے۔ جو بھی بھلائیاں ہم نے تلاش کرنی ہیں، جو بھی ہدایت ہم نے

تلاش کرنی ہے، معاشرے کے کسی معاملے کے بارے میں ہم نے ہدایت لینی ہے تو وہ ہم قرآن کریم سے ہی لیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے الہامات ان کی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں بے شمار تحریرات ہیں اور اس کے علاوہ یہ ایک الہام بھی ہے جس میں خاتم النبیین کا لفظ بھی آتا ہے۔ الہام یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ کہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597 حاشیہ)

اور یہ الہام مختلف وقتوں میں دو تین جگہ ہوا ہے۔ پھر یہ بھی الہام ہے کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کہ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 73)

پھر آپ اپنی کتاب "تجلیات الٰہیہ" میں لکھتے ہیں کہ "اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔" (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 412-411)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں اور آپ کے الہامات بھی قرآن کریم کے تابع اور اس کی وضاحتیں ہیں۔

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل دنیا میں خرچ کر کے اور اپنے پر مالی قربانیاں وارد کر کے قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک پچھتر (75) زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی زیر کارروائی ہیں۔ ترجمہ ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور وہ جو بڑی پیسے والی مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے؟

خاتم النبیین کے حقیقی معنی اور روح کو بھی ہم احمدی ہی سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اعلان کی اشاعت بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ان کی زبانوں میں احمدی ہی کر رہے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ختم نبوت کی حقیقت کا وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے جس کے قریب بھی یہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو ختم نبوت کا عَلَم اٹھانے کے، جھنڈا اٹھانے کے دعویدار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ کیا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں یا نہیں؟ ایک مجلس میں فرمایا:

"یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اُس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: "ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔" (کسی کو مار دیا۔) "ایسا ختم قابلِ فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات" (ساری تعلیمات جو ہیں) "وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں" (جو پہلی شریعتوں میں تھے) "وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 342-341۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ حقیقت جس سے ہمارے مخالف لاعلم ہیں اور جن علماء کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ انہیں اپنی گرفت سے باہر نکلنے ہی نہیں دینا چاہتے کہ اگر یہ حقیقت ان کے پیچھے چلنے والوں کو پتا چل جائے تو پھر انہوں نے مذہب کو جو کاروبار بنایا ہوا ہے وہ کاروبار ان کا نہیں چل سکے گا۔

خاتم النبیین کے معنی ایک جگہ آپ نے بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"ختم نبوت کے متعلق مَیں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا۔ یہ موٹے اور ظاہر معنی ہیں۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی۔" (یعنی قرآن کریم کی تعلیم میں وہ تمام باتیں جو پہلے انبیاء کو دی گئی تھیں اور ان کے معیار اتنے بلند نہیں تھے ان کو اس تعلیم میں کمال تک پہنچا دیا اور آپ پر قرآن شریف کی وہ شریعت اتاری گئی اور یہاں نبوت ختم ہو گئی۔ کوئی انسان یا بشر اس سے زیادہ اور مزید کمال تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم کے ذریعہ سے پہنچ گیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ فرمایا کہ) "اس لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدۃ:4) کا مصداق اسلام ہو گیا۔ غرض یہ نشاناتِ نبوت ہیں۔ ان کی کیفیت اور کُنہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصول صاف اور روشن ہیں اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں۔" فرمایا کہ "ان باتوں میں پڑنا مومن کو ضروری نہیں۔ ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اس کو روک سکتے ہیں۔ اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اس کو کہہ سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزوی مسائل کا ثبوت دے۔" (اس کے جو مسائل ہیں ان کا تو ثبوت دے کہ وہ کس طرح حل کر رہا ہے۔) فرمایا کہ "الغرض مُہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے۔" (یعنی آپ کا خاتم النبیین ہونا آپ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے) "جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 287-286۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر کوئی ختم نبوت کا منکر ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہی نہیں۔ پھر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پھر ختم نبوت کے مقام اور اسلام کی برتری اور دوسرے مذاہب پر اس کی کیا فوقیت ہے، اس کو ثابت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

"ختم نبوت کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں پر دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ملحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے۔" فرمایا کہ "ہر بات میں بیّنات ہوتے ہیں۔" (کھلی کھلی باتیں ہوتی ہیں۔) "اور ان کا سمجھنا معرفت کاملہ اور نور بصر پر موقوف ہے۔" (انسان کو کامل معرفت ہو، دین کا علم ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور بھی ملا ہو تبھی یہ سب چیزیں سمجھ آ سکتی ہیں۔) فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی۔ دوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی۔" (باقی قوموں کو کامل شریعت ملی ہی نہیں۔ جو نبی آئے تھے وہ اپنے اپنے علاقے کے لئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے کہ عربوں کو خدا تعالیٰ کے بارے میں یا دین کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا اور جن کے علم میں بھی تھا، جن کے رابطے بھی تھے انہوں نے بھی نہیں مانا اس لئے کہ کامل شریعت نہیں تھی، کامل روشنی نہیں تھی۔ اگر پہلے دینوں میں کامل روشنی ہوتی تو عربوں پر بھی اثر پڑنا چاہئے تھا۔) فرمایا کہ "عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا۔" (لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ آپ وہ روشن سورج ہیں جنہوں نے ہر قوم کو روشن کیا۔ ہر جگہ ہر کونے میں ہر شہر میں آپ کا نور پہنچا۔ فرمایا کہ) "یہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلے میں کُل دنیا کے مذاہب پر فتح یاب ہو سکتا ہے۔" (توحید اور نبوت کے جو مسائل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں وہ ایسے دلائل ہیں جو پہلے کسی مذہب کو دیئے نہیں گئے۔ پس یہ مطلب ہے کہ شریعت کامل ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کہلائے۔) فرمایا کہ "یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم و ہدایتِ اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 283۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسلام ہی ہے جو عرب سے نکلا اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا اور آج تک اپنی اصل

تعلیم کے ساتھ دنیا کے ہر کونے میں پھیل رہا ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے ساتھ توحید اور نبوت کے مقام کو دنیا کے ہر قصبہ اور گاؤں اور گلی میں پھیلا رہی ہے۔ پس ہم ہیں جو ختم نبوت کا اور آپ پر اتری ہوئی شریعت کا صحیح ادراک رکھنے والے ہیں۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے دوسرے مذاہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں کھول کر بتایا اور نہ صرف آپؐ کا مقام بتایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ پہلے تمام انبیاء کی تعلیم اس قدر تبدیل ہو چکی ہے کہ ان نبیوں کے مقام اور سچائی کا پتا نہیں چل سکتا کہ وہ سچے بھی تھے یا نہیں۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے جو پہلے انبیاء کی حقیقت اور سچائی بتائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''تعلیم وہی کامل ہو سکتی ہے جو انسانی قُویٰ کی پوری مربی اور متکفل ہو۔ نہ یہ کہ ایک ہی پہلو پر واقع ہوئی ہو۔ انجیل کی تعلیم کو دیکھو کہ وہ کیا کہتی ہے اور اس کے بالمقابل قُویٰ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ انسانی قُویٰ اور فطرت خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے۔'' (انسان کے جو قویٰ ہیں اس کی جو فطرت ہے وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا ایک عملی اظہار ہے۔) ''پس اس کی قولی کتاب جو کتاب اللہ کہلاتی ہے یا اسے تعلیم الٰہی کہو اس کی ساخت اور بناوٹ کے مخالف اور متضاد کیونکر ہو گی؟ (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو اس کی قولی کتاب ہے جو ہدایت اتاری ہے جو تعلیم دی ہے وہ قرآن کریم ہے۔ کتاب اللہ کہلاتی ہے۔ اور فطری تعلیم جو انسانی حالتیں ہیں وہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ انسان کی جو فطرت ہے اور انسانی قویٰ کی جو حالت اور طاقت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے اور شریعت اس کی قولی کتاب ہے۔) فرمایا ''اسی طرح پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو انبیاء سابقین کے اخلاق، ہدایات، معجزات اور قوت قدسیہ پر اعتراض ہوتے مگر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آ کر ان سب کو پاک ٹھہرایا۔'' (پہلے سب انبیاء کو تصدیق کیا۔) ''اس لئے آپ کی نبوت کے نشانات سورج سے زیادہ روشن ہیں اور بے انتہا اور بے شمار ہیں۔ پس آپ کی نبوت یا نشاناتِ نبوت پر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی احمق نابینا کہہ دے کہ ابھی تو رات ہی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ دوسرے مذاہب تاریکی ہی میں رہتے اگر اب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔ ایمان تباہ ہو جاتا اور زمین لعنت اور عذابِ الٰہی سے تباہ ہو جاتی۔ اسلام شمع کی طرح منور ہے جس نے دوسروں کو بھی تاریکی سے نکالا ہے۔ توریت کو پڑھو تو بہشت اور دوزخ کا پتا ہی ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ انجیل کو دیکھو تو توحید کا نشان نہیں ملتا۔ اب بتلاؤ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ دونوں کتابیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھیں اور ہیں لیکن ان میں کون سی روشنی مل سکتی ہے۔ سچی روشنی اور حقیقی نور جو نجات کے لئے مطلوب ہے وہ اسلام ہی میں ہے۔ توحید ہی کو دیکھو کہ جہاں سے قرآن کو کھولو وہ ایک شمشیرِ برہنہ نظر آتا ہے کہ شرک کی جڑ کاٹ رہا ہے۔ ایسا ہی نبوت کے تمام پہلو ایسے صاف اور روشن نظر آتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر ممکن نہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 283-282۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ختم نبوت کا وہ اِدراک جو آپ نے ہمیں دیا۔ آجکل کے علماء آپس میں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں کہ دوسرے مذاہب کو ان کا چہرہ دکھا کر ان کی کمزوریاں دکھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری ثابت کریں۔ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور علم کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی نظر میں ہم کافر اور یہ مومن۔

اپنے دعوے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے، اپنی ایک کتاب میں وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ صاحبِ انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔'' (یعنی پھر اس کو کافر نہیں بناتا۔) ''مگر مَیں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو مَیں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا''۔ (اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے اس لئے میں چھپا نہیں سکتا۔) ''لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤوس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ وَمَنْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا وَسَيِّدِنَا اِنِّیْ نَبِیٌّ اَوْ رَسُوْلٌ عَلٰی وَجْهِ الْحَقِيْقَةِ وَالْاِفْتِرَآءِ وَتَرَكَ الْقُرْاٰنَ وَ اَحْكَامَ الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ فَهُوَ كَافِرٌ كَذَّابٌ۔'' فرمایا کہ ''غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدّل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔'' (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28-27 حاشیہ)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپؐ کی شریعت پر چلتے ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز دیتا ہے اس کو تو اعزاز مل سکتا ہے دوسرے کو نہیں۔ اور نہ ہی کوئی آپ کی غلامی سے باہر جا کر مسلمان کہلا سکتا ہے۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہم مسلمان ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے۔ اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیضان سے ہوئی ہو''۔ (جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی) ''اور جس کا ظہور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہوا اور اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے اولیاء کو اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرّف کرتا ہے اور انہیں انبیاء کے رنگ سے رنگین کیا جاتا ہے لیکن وہ حقیقی طور پر نبی نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔ اور ان کو فہمِ قرآن عطا کیا جاتا ہے لیکن وہ نہ تو قرآن کریم میں کسی قسم کا اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کوئی کمی کرتے ہیں۔ اور جس شخص نے قرآن کریم میں کوئی اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ شیطانِ فاجر ہے۔

اور ختمِ نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں۔ اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہو سکتا ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت میں سے ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منوّر رہا ہو۔ اس مقام میں کوئی غیریت نہیں اور نہ ہی یہ غیرت کی جگہ ہے۔ اور یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں اور نہ ہی یہ مقام حیرت ہے۔ بلکہ یہ احمد مجتبیٰ ہی ہے جو دوسرے آئینے میں ظاہر ہوا ہے۔ اور کوئی شخص اپنی تصویر پر جسے اللہ نے آئینہ میں دکھایا ہو غیرت نہیں کھاتا۔ کیونکہ شاگردوں اور بیٹوں پر غیرت جوش میں نہیں آتی۔ پس جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فنا ہو کر آئے وہ درحقیقت وہی ہے کیونکہ وہ کامل فنا کے مقام پر ہوتا ہے اور آپ کے رنگ میں ہی رنگین اور آپ کی ہی چادر اوڑھے ہوتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہی اس نے اپنا روحانی وجود حاصل کیا ہوتا ہے۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیض سے ہی اس کا وجود کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ حق ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات پر گواہ ہے۔ اور لوگ نبی کریمؐ کا حسن ان تابعین کے لباس میں دیکھتے ہیں جو اپنی کمال محبت و صفائی کی وجہ سے آپ کے وجود میں فنا ہو گئے۔ اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے کیونکہ یہ تو آپ کے ابتر نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثبوت ہے۔ اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جسمانی طور پر تو مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رُو سے ہر اس شخص کے باپ ہیں جس نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ تمام انبیاء کے خاتَم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مُہر کا نقش ہو اور آپ کی سنّت پر پوری طرح سے عامل ہو۔ اور اب کوئی عمل اور عبادت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کے اقرار کے بغیر اور آپ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے بِدُوں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہو گی۔ اور جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الگ ہو گیا اور اس نے اپنے مقدور اور طاقت کے مطابق آپ کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی اور نہ کوئی آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آپ کے پاک کلام کو بدل سکتا ہے۔ اور کوئی بارش آپ کی موسلا دھار بارش کی مانند نہیں ہو سکتی۔'' (یعنی روحانی بارش۔) ''اور جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دُور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا۔ اور اس وقت تک کوئی شخص ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سی وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے اِس اُمّت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُسوۂ حسنہ کے بغیر ہیچ محض ہے۔'' (کوئی حیثیت نہیں اس کی) ''اور یہ کہ قرآن کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کافروں اور فاجروں میں جا ملا۔ اور جس

شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی اُمّت میں سے ہے اور یہ کہ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے باغ کا ایک پھل اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی روشنی کی ایک کرن ہے تو وہ ملعون ہے۔ اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اور اس کے اَتباع اور مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو‘‘۔

(تو یہ لعنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اوپر یا جماعت پر تو نہیں بھیج رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو سب سے زیادہ روحانی فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا اور آپ ہی اس مقام پر پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی اِتّباع میں غیر شرعی نبوت کا اعزاز دیا۔)

آپ فرماتے ہیں: ’’آسمان کے نیچے محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے گیا۔‘‘ (مواہب الرحمان روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 285 تا 287 عربی سے اردو ترجمہ۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ (سورۃ الاحزاب زیر آیت 41) جلد 3 صفحہ 699 تا 701)

آپ نے بیشمار جگہ کھول کھول کر ختم نبوت کی حقیقت اور اس کے مقام اور اس کے مقابل اپنے مقام اور حیثیت کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین پر قائم ہوتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبع ہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختمِ نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آ کر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے۔ جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوت زبردستی ختم ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یونس بن متّی پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہئے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی اُن کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوریٔ فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں‘‘۔ (خود تو ان کو سمجھ نہیں آئی لیکن ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔) فرمایا کہ ’’مَیں ایسے مریضوں کو کیا کہوں اور ان پر کیا افسوس کروں۔ اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے‘‘۔ (آجکل مسلمانوں کی یہ جو حالت ہے اگر یہ نہ ہوئی ہوتی اور ان کو اسلام کی حقیقت کا کوئی پتا ہی نہیں۔ اس سے دور نہ ہٹ گئے ہوتے تو فرمایا) ’’تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی؟‘‘ (اگر ان میں ایمان سلامت ہوتا اور ان کی روحانیت صحیح ہوتی تو فرمایا تو پھر میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟) ’’ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اہلِ حق سے عداوت کرتے جس کا نتیجہ کافر بنا دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 343-342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی جو حق پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان ویقین رکھتا ہے اس سے عداوت و دشمنی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ کی جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دشمنی کی جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے دشمنی کرنا پھر کافر بنا دیتا ہے۔ پس یہ لوگ کیونکہ ہمیں کافر کہتے ہیں اور مسلمان کلمہ گو کو کافر کہنے والا اسے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اس بارہ میں ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ حدیث 4687)۔

پس یہ لوگ جو ہمیں کافر کہتے ہیں خود اس الزام کے نیچے آ جاتے ہیں اس لئے ہمدردی کے جذبے سے ہم ان کلمہ گوؤں سے یہی کہتے ہیں کہ اپنی حالتوں پر رحم کرو اور دیکھو اور سمجھو کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ چند حوالے جو مَیں نے پیش کئے ہیں کاش یہ شریف الطبع مسلمانوں کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں اور وہ ہم پر الزام لگانے کی بجائے اپنی حالتوں کو دیکھیں۔

پاکستان کی اسمبلی میں قانون بنانے کے الفاظ کے بارے میں ان کے جو آپس کے معاملات طے تھے ان کے طے ہو جانے کے بعد پھر چند دن پہلے ایک ممبر اسمبلی نے بلاوجہ ایک اشتعال دلانے والی تقریر کی ہے۔ یہ صرف اسمبلی کے ممبران کو جھوٹی غیرت دلانے کے لئے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی عوام کو بھڑکانے اور ملک میں فساد پیدا کرنے کی ایک کوشش تھی تا کہ احمدیوں کے خلاف سارے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس کی یہ بھی کوشش تھی کہ اپنے آپ کو ملک کا بڑا وفادار لیڈر ثابت کرے تا کہ اس کی سیاسی زندگی کو شاید کوئی نئی زندگی مل جائے۔ لیکن اس پر وہاں کے بعض عقل رکھنے والے سیاستدانوں اور میڈیا کے لوگوں نے اور شریف طبقے نے ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس لحاظ سے بھی امید رکھنی چاہئے کہ پاکستان میں شرفاء کا ایسا طبقہ ہے جس نے غلط کام کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی ہے اور ان لوگوں نے پھر اس کو حقائق بھی بتائے کہ تم جو اعتراض کر رہے ہو اس میں حقیقت کیا ہے؟

اپنی طرف سے بڑا میدان مارنے والے اس ممبر اسمبلی نے کہا کہ ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا جائے کیونکہ وہ کافر ہیں۔ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔

ان کو یہ سوچنا چاہئے جس نے یہ نام رکھا ہے وہ بھی تو خود ان کی اپنی ہی پارٹی کے وزیر اعظم تھے اور صدر تھے۔ اور یہی نہیں بلکہ اس ممبر اسمبلی کے سسر بھی ہیں۔ اس وقت کیوں نہ غیرت دکھائی اور اس وقت کیوں نہ غیرت کا اظہار کیا جب یہ سب کچھ رکھا جا رہا تھا۔ صرف اس لئے کہ اب کیونکہ اس پارٹی پر الزام لگ رہا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاؤ۔

باقی جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نام رکھا ہے یا نہیں رکھا۔ بلکہ جس دن یہ نام رکھا گیا تھا اسی دن ڈاکٹر سلام مرحوم کے قریب ترین جو لوگ ہیں، ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کے بیٹے نے اور ان کی تمام اولاد نے وزیر اعظم پاکستان کو خط لکھا تھا جس کا جواب نہیں آیا کہ ہمیں حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بیس سال کے بعد پاکستان کی حکومت کو یہ خیال آیا کہ پاکستان کے اس نامور سائنسدان کے نام پر کسی ڈیپارٹمنٹ کا نام رکھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ باوجود اس کے کہ میرے باپ کو پاکستان کے آئین نے غیر مسلم قرار دیا تھا اور اس بات کا انہیں صدمہ بھی تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی پاکستانی شہریت نہیں چھوڑی بلکہ ان کو برطانیہ، اٹلی حتیٰ کہ انڈیا کی طرف سے بھی شہریت دینے کی پیشکش ہوئی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ مَیں ہمیشہ سے پاکستان کا وفادار تھا اور ہمیشہ پاکستان کا وفادار رہوں گا اور اس کی بہتری کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا اور وہ کرتے بھی رہے۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں نے اُس وقت کے وزیر اعظم پاکستان کو لکھا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تعلق ہے۔ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے۔ اس لئے ہم جو سلام خاندان کے افراد ہیں، ڈاکٹر سلام کے جو بچے ہیں، حکومت کے اس فیصلے پر خوشی کے اظہار کے بجائے اس لئے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے حقوق پاکستان میں ادا نہیں کئے جا رہے۔ جو ہم کہتے ہیں وہ ہمیں سمجھا نہیں جاتا۔ اپنے آپ کو اس سے disassociate کرتے ہیں۔ تو یہ تو ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں کا ردّ عمل تھا۔

اگر پاکستان کی اسمبلی یہ نام بدلنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے بدلے۔ سلام خاندان کو یا جماعت احمدیہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ آج تک کی پاکستان کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ احمدی جتنے بھی فوج میں گئے انہوں نے ملک کی خاطر ہر قربانی دی۔ عام طور پر سپاہی یا جونیئر کمشنڈ افسر یا زیادہ سے زیادہ کرنل میجر تک کے لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن احمدی وہ ہیں جن کے لوگ جنرل کے رینک تک بھی پہنچے تو اگلے مورچوں پر رہے اور شہید بھی ہوئے تو احمدی جنرل۔ اس کو آجکل پاکستانی میڈیا بھی زیر بحث لا رہا ہے۔ حقائق سامنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تم یہ کیا باتیں کرتے ہو اور انہوں نے پھر جنرل اختر کے، جنرل علی کے نام لئے۔ میڈیا میں نام لیا جا رہا ہے جنرل افتخار کا جو شہید ہوئے تھے۔ اور یہ ممبر صاحب جنہوں نے بڑی دھوآں دار تقریر کی تھی یہ تو فوج میں کیپٹن کے عہدے تک پہنچے اور پھر وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ کا داماد بننے کی وجہ سے فوج سے استعفیٰ دے دیا اور پیسے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور سیاست میں آ گئے۔ اگر حبّ الوطنی کا جذبہ تھا تو پھر ان کو فوج میں رہنا چاہئے تھا اور ملک کی خاطر قربانی دینی چاہئے تھی۔

اسی طرح احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں۔ لیکن مَیں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے۔ ہر پاکستانی احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے۔

بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی

از صفحہ نمبر 20

نامناسب سلوک کرنے والے ہیں ان کو یہاں آ کر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔

چھوٹا سا بچہ میرے پاس آیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ بلکہ بڑے پیار سے میرے سامنے پانی کا گلاس کر دیا۔ جب میں نے پانی پی لیا تو ایک اور بچہ پیچھے سے آیا اور خالی گلاس مُجھ سے لے لیا۔ یہاں تو بڑے اور بچے سبھی محبت کے سفیر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جب جلسہ کی حاضری بتائی تو کہنے لگیں کہ عیسائیوں کو اس سے دس گنا کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ مہذب معاشرہ میں ایک دوسرے کا باہمی احترام کیسے کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگیں:

اتنا بڑا آدمی اتنے پیار سے اور دھیمے لہجہ میں سنوار سنوار کر سمجھا کر بات کرتا ہے جو میرے لئے ناقابلِ یقین ہے۔ کسی کو لیڈری مل جائے تو وہ عوام سے اوّل تو ملنا ہی گوارا نہیں کرتا اور اگر مل لے تو اُس کی باتوں اور اُس کے لہجہ سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میں تم سے بڑا ہوں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ بہت ہی پیار سے اور دل کو موہ لینے والے انداز میں بات کرتے ہیں جو دنیاوی لیڈروں میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

میں نے حضور انور کے تمام خطابات اور تقاریر سنی ہیں۔ ان سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ عورتوں اور جہاد کے بارہ میں بھی بہت سی مزید معلومات ملی ہیں۔

☆ ایک مہمان ’وہان واگان یان‘ (Agekjan Ajasztan) صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ کاروباری آدمی ہیں اور کسی وقت فوج میں بھی رہ چکے ہیں۔ وہ کہنے لگے؛

جلسہ کی وُسعت کے باوجود انتظامات اور نظم و ضبط مثالی تھا۔ اس جلسہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات میں مزید گہرائی پیدا ہوتی ہے۔

ہنگری کے مبلغ نے بتایا: حضور انور کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو حضور انور نے انہیں پہچان لیا۔ اس پر وہ بہت حیران ہوئے اور بڑے فخر سے بتانے لگے کہ حضور کثرت کے ساتھ لوگوں سے ملتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مجھے جانتے ہیں۔

☆ ہنگری سے ایک نوجوان Mr Mahud Albakree صاحب جن کا تعلق اردن سے ہے اور ہنگری میں طالبعلم ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ کہنے لگے کہ:

میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں کئی سال پہلے سُن رکھا تھا، مگر ہنگری آ کر پہلی مرتبہ کسی احمدی سے براہِ راست رابطہ ہوا ہے۔ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات ایک یادگار لمحہ تھا جو دل کو چھو لینے والا تھا۔ میں نے جلسہ پر امن اور برداشت جیسی باتیں سیکھیں جس پر ہر احمدی عمل پیرا ہے۔

☆ ہنگری سے ایک مہمان Mr Gabor Tamas (گیبر ٹامس) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوت یہاں دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے امریکہ میں بھی بطور پادری ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے اور کافی دنیا دیکھی ہے لیکن یہ ماحول میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔

احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس ایک محبوب لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور اُن کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے ایمان کو مضبوط محسوس کرتا ہوں۔

آپ کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہم (عیسائی) دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ہمارے چرچ خالی ہو رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے بھی یہی بتایا ہے کہ مادیت بڑھ رہی ہے اور روحانیت کم ہو رہی ہے۔ ہمیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ ہمارا ایک مالک ہے اور اُس کو مان کر ہی دنیا میں امن کا قیام ہوسکتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ یہی ہمارا مشن ہے اور اس کے لئے خالص ہو کر مسلسل جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات چھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

....

بوسنیا کا وفد

بعد ازاں بوسنیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

امسال بوسنیا سے 46 افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں سے احمدی افراد کی تعداد 18 تھی جبکہ زیر تبلیغ افراد کی تعداد 28 تھی۔

☆ ایک مہمان یاسمین صاحب بوسنیا میں ایک N.G.O. کے صدر ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جماعت کے ساتھ تعارف ہوا۔ ان کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ اپنی ذاتی کار میں تقریباً 1200 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں؟ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات بذاتِ خود ایک خاص تجربہ ہے۔ حضور ایک اتنی بڑی جماعت کے رہنما اور لاکھوں فدائی احمدیوں کے لیڈر ہونے کے باوجود بہت عاجز انسان ہیں۔ اور یہی بات ہے جو کہ مجھ جیسے انسان کو بھی ایک ملاقات کے بعد ہی حضور کا گرویدہ بنا دیتی ہے۔

☆ ایک مہمان نجاد صاحب بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے ایک معروف و مشہور سیاستدان اور دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور اس وقت شہر Tuzla کے Counselor بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کا سہرا ان کے خلیفہ کے سر پر ہے۔

خلیفہ کے خطابات اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے انسان ہیں اور اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے حضور کو سب لوگوں سے زیادہ عاجز اور منکسر المزاج پایا ہے۔

حضور انور سے ملاقات کے دوران موصوف نے سلام عرض کرنے کے بعد اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میرا تعلق رومن کمیونٹی سے ہے۔ اور یورپ میں تقریباً 12 سے 15 ملین ان کی تعداد ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ یہ قوم مختلف آزمائشوں سے گزر رہی ہے۔ ہزار سال سے بھٹک رہے ہیں، ان کی ترقی کس طرح ممکن ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل بات یہ ہے صرف یہ قوم نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اور ان کی اس حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں پر ایک ایسا تنزّل کا دَور بھی آئے گا۔ لیکن اس کے بعد یہ پیشگوئی بھی ہے کہ اس دور میں ایک مصلح خدا کی طرف سے مبعوث ہوگا اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس امام کو مانیں اور اس تک میرا اسلام پہنچائیں اور اس کی اتباع سے ہی پھر سے ان کی ترقی ہوگی۔ لہٰذا وہ مسیح و مہدی آیا اور اس کے متبعین ترقی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر افریقہ کے لوگوں کو دیکھیں جنہوں نے اس امام کو مانا ہے ان کی حالت بدل گئی ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا، پاکستان، انڈیا سے اس امام کو ماننے والوں کا یہی حال ہے۔ نیز اس جلسہ میں بھی آپ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح لوگ یکجہتی اور اتحاد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ سب برکت اس امام کی اتباع کرنے کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

بہر حال ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ دین میں جبر نہیں ہے۔ ہم نے تو آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچانا ہے۔ آگے قبول کرنے والوں کا کام ہے کہ قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

☆ ایک احمدی خاتون Senada صاحبہ جن کا تعلق سربیا کے شہر Novi pazar سے ہے انہوں نے ملاقات کے دوران عرض کیا:

ہم نے 17 سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اور میری خواہش ہے کہ سربیا میں جماعت کی ترقی ہو۔ میرے میاں ان دنوں روزگار کی تلاش میں جرمنی آئے ہوئے ہیں اور ویزہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حضور دعا کریں کہ ان کو ویزہ نہ ملے تا کہ وہ سربیا واپس جا کر جماعت کی خدمت کرسکیں اور وہاں جماعت پھیلے اور ان کو چھوٹا موٹا کام سربیا میں ہی مل جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہی انتظام فرمائے جو کہ ہر لحاظ سے بہتر ہو۔ نیز فرمایا کہ احمدیت میں جب تک ایسی مائیں اور ایسی بیویاں موجود ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی ہیں اور جن کو دنیا کے مال و دولت کی نہیں بلکہ دین کی فکر ہے تو انشاء اللہ جماعت پھیلے گی اور ان کی نیک خواہشات پوری ہوں گی۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ** ہر جلسہ ہی خاص ہوتا ہے لیکن یہ جلسہ بہت ہی خاص تھا۔ حضور انور کے ایڈریسز اور تقاریر بڑی خاص تھیں۔ خلافت کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہم نے تقاریر سے بہت استفادہ کیا۔

☆ جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے، جلسہ کے ماحول نے ان پر بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ موصوف نے کہا کہ:

میں نے واپس جا کر یہی پیغام دینا ہے کہ یہ جلسہ دیکھ کر اور حضور انور سے ملاقات کر کے اپنے دل کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرہ میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارہ میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

☆ بوسنیا سے ایک مہمان ’دیانہ‘ صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ پیشہ کے لحاظ سے ایک نرس ہیں اور جماعت کے ساتھ ان کی فیملی کا ایک دوستانہ تعلق ہے۔ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ بوسنیا میں جماعتی پروگرام میں شمولیت اور جماعتی کاموں میں خوشی سے تعاون کرتی ہیں۔ موصوفہ مع شوہر و والدین سفر کے اخراجات خود برداشت کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ نے کہا:

جلسہ کے تمام انتظامات بہت احسن رنگ میں سرانجام دئے گئے۔ ان مخلص کارکنان کو دیکھ ہمیں خود شرم آتی تھی کہ یہ لوگ ہمارے لئے اس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ نیز حضور کی مصروفیات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حضور کس طرح بشاشت کے ساتھ کام کر لیتے ہیں۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ:** میرے ہاں اولاد نہیں تھی۔ تین سال قبل بیٹا ہوا ہے۔ اس کے دماغ میں کوئی چیز ہے۔ اس کا دماغ develop نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے حضور سے دعا کی درخواست کی تھی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا تھا: ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔‘‘

☆ ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:

یہاں مہمانوں کا جس طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ جو پیار اور محبت یہاں سے ہمیں ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے۔

☆ ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی انگوٹھی تبرک کرنے کے لئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن کر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی سے مَس کر کے اس دوست کو واپس عطا فرمائی۔

بوزنین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے طلباء و طالبات کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے اور بچوں، بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

میسیڈونیا کا وفد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ امسال میسیڈونیا سے 65 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ شاملین میں 32 عیسائی دوست ،23 احمدی اور 10 غیر احمدی دوست تھے۔ ان میں ایک دوست نے آخری دن بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ان میں سے بڑی تعداد نے میسیڈونیا سے جرمنی تک کا تقریباً دوہزار کلومیٹر کا سفر بذریعہ بس 42 گھنٹوں میں مکمل کیا۔ اس وفد میں چار مختلف ٹیلی ویژن کے پانچ صحافیوں نے بھی شرکت کی تھی جن میں تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندہ تھے جبکہ ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی بھی تھے جنہوں نے حضور انور کی پریس کانفرنس میں سوالات بھی کئے۔

صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی اور مؤرخہ 28 اگست کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی تو ان مناظر کی ریکارڈنگ کی جسے وہ ڈاکومنٹری میں دکھائیں گے۔

☆ **وفد میں شامل ایک خاتون نے سوال کیا کہ جب دہشتگرد حملہ کرتے ہیں تو خدا کا نام کیوں لیتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ وہ غلط کرتے ہیں اور غلط کاموں کے لئے خدا کا نام استعمال کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسا کرنے پر میں سزا دوں گا۔ اگر اس دنیا میں نہیں تو آخرت میں دوں گا۔ جنت کی بجائے جہنم ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ لوگوں کی جانوں کو ناحق ضائع نہ کرو۔ بچوں سے ماں باپ کا سایہ نہ چھین لو۔ بے گناہوں کو نہ مارو۔ پس خدا تعالیٰ تو ایسا ظلم نہیں چاہتا۔ جو ایسا چاہتا ہے اور کرتا ہے اس کو سزا ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک فرنچ جرنلسٹ نے جب دہشت گرد تنظیموں کے ایک فرد سے پوچھا کہ جو تم کرتے ہو کیا یہ سب اسلام کہتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں نے تو قرآن کریم نہیں پڑھا۔ مجھے علم نہیں کہ اسلامی تعلیم کیا ہے۔ ہم تو وہی کرتے ہیں جو ہمارا لیڈر ہمیں کہتا ہے۔ باقی اسلامی تعلیم کیا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ تو یہ ان کا اسلام ہے اور یہ ان کا علم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

مسلمانوں کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کریں اور دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ اگر یہ دونوں چیزیں ہوں گی تو ہی امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆ **میسیڈونیا کے شہر Beravo سے آئی ہوئی مہمان Blagica Trencovska (بلاگستہ ٹرنچوسکا) جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:**

میں اس جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں تمام انتظامات زبردست تھے اور کوئی کمی نہ تھی۔ حضور انور کی تقاریر نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اور آپ کی تقریر سے مجھے پتہ چلا کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ دراصل اسلام لوگوں کو زندگی کے اہم اور بنیادی امور سکھاتا ہے کہ کس طرح ایک صحت مند معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اسلام ہر حال میں یہ سکھاتا ہے کہ نیکی کی جیت ہو اور برائی ہار جائے۔ اگر ہم سب حضور انور کے ان الفاظ پر عمل کریں تو یہ دنیا پھر جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے اور اصل میں یہی تعلیم ہر مذہب کی بنیاد ہے۔

حضور انور نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ صرف برتن ہی صاف نہیں ہونا چاہئے بلکہ وہ کھانا بھی صحت مند ہو جو اس برتن میں موجود ہو۔ میرے خیال میں حضور انور ہمیں یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہمارا عمل صرف عمل نہ ہو بلکہ نیک عمل ہو۔ اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں خاوند اور بیوی کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اس سے قبل میں سمجھتی تھی کہ اسلام عورت کو کوئی حقوق نہیں دیتا۔ جبکہ میں نے حضور انور سے یہ سیکھا کہ عورت بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ذمہ دار ہے اور اس کا کردار اس معاملہ میں اہم ہے۔ خلاصۃً کہوں گی کہ عورت گھونسلے کا خیال رکھنے والی ہے اور خاوند گھونسلے (فیملی) کی حفاظت کرنے والا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ خاوند فیملی کا head ہے اور عورت گردن۔ دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔

☆ **موصوفہ نے کہا:** امام جماعت احمدیہ کی نماز نے بھی مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ بیعت نے بھی گہرا اثر چھوڑا۔ ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے جو ان لمحات سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے۔ تمام راستے ایک ہی سمت کی طرف لے کر جارہے تھے جہاں امام جماعت احمدیہ تھے۔ اُس وقت جلسہ گاہ سے باہر ایسے تھا جیسے صحراء ہو۔ کوئی بھی باہر موجود نہ تھا۔

میں نے جلسہ کے دوران اپنے اسلام کے بارہ میں علم کو بہت وسیع کیا۔ ہوسکتا ہے الفاظ تو مٹ جائیں لیکن اب جو اسلام کی تصویر بن چکی ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ جب ہماری حضور انور سے ملاقات ہوئی تو یہ میرے لئے پہلا موقع تھا کہ حضور انور کو قریب سے دیکھوں۔ اس ملاقات نے جلسہ سالانہ کی تصویر میں رنگ بھر دئے۔ مجھے اس عظیم شخص سے تعارف حاصل کرنے کا موقع ملا جس کی تقاریر تمام لوگوں نے ان دنوں روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر سنی ہیں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کے سادہ انداز نے کیا۔ اُن کے رویے سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ عام لوگوں کے قریب ہونا چاہتے ہیں، ان سے گھل مل جانا چاہتے ہیں۔ گویا وہ تمام لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مجھے دیکھیں میں بھی آپ لوگوں کی طرح ایک عام انسان ہوں۔ میں اس شخصیت کو دوبارہ بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔

☆ **میسیڈونیا کے وفد میں دو بہنیں Natasha Trajkovska (نتاشہ تراج کووسکا) اور Irena Trajkovska (ایرینہ تراج کووسکا) بھی شامل تھیں۔ دونوں علم نفسیات کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

جلسہ ایک ایسا موقع تھا جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا جس کی یادیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔ ہم پر حضور انور کی شخصیت اور آپ کی تقاریر نے خاص اثر چھوڑا۔ انسان مطمئن ہوجاتا ہے۔ اس موقع پر ہم نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا۔

ہم بہت خوش ہیں کہ ہمیں اس عظیم شخص سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہمیں حضور انور کی انکساری بہت اچھی لگی نیز آپ کا عام لوگوں کے قریب ہونا۔ آپ کا گہرائی میں جا کر اور معاملہ کے تمام پہلوؤں پر احاطہ کرنا اور تمام لوگوں سے بات کرنا ان کی راہنمائی کرنا یہ ساری چیزیں قابلِ تعریف ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے قرب سے ہم نے محبت، امن اور سکون محسوس کیا۔

☆ **میسیڈونیا سے آئے ہوئے ایک مہمان Igor Tusevski (ای گور توشوسکی) نے کہا:**

میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ ہمارے اردگرد موجود تمام لوگ محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ اس تجربہ سے اسلام کے بارہ میں میرے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے الفاظ نے میری روح کو سکون عطا کیا۔ خصوصاً میں اس بات سے متاثر اور حیران ہوا جب حضور ہال میں تشریف لائے۔ جب حضور انور کی آمد ہوتی تو نعرہ لگاتے۔ حضور کو سلام کہتے۔

میں نے ان تین دنوں میں جو کچھ دیکھا ہے اپنے واقف کاروں کو بتاؤں گا ان سے کہوں گا کہ وہ بھی یہ حیران کُن نظارہ دیکھنے کے لئے اس جلسہ پر آئیں۔ حضور انور سے ملاقات نے مجھ پر بہت اثر چھوڑا کہ جب ہم نے آپ کو ہال میں دیکھا تھا تو خیال تھا کہ کوئی آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جبکہ ملاقات کے موقع پر میں نے آپ کے ہاتھ کو چھوٗا۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ اگر مجھے دوبارہ موقع ملا تو ضرور آؤں گا۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے لجنہ کے ایڈریس میں فرمایا تھا کہ عورتیں کام نہ کیا کریں۔ عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر بہتر ہے کہ کام نہ کریں۔ بچوں کی تربیت کریں اور ان کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میرے علم میں ہے کہ بعض عورتوں نے اپنے بچوں کو سنبھالنے اور ان کی تربیت کی خاطر کام چھوڑ دیئے اور جب بچے بڑی عمر کو پہنچ گئے تب دوبارہ کام شروع کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے فرائض ادا کریں۔ اگر دو آپشن ہوں تو دیکھیں کہ دونوں میں سے کون سی بہتر ہے اور وہی آپشن اختیار کریں۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ عورتوں اور مردوں کو برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ دونوں ہی کام کر رہے ہیں۔ عورتیں اپنا کام کرتی ہیں اور مرد اپنا کام کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بہت اچھا لگا۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت کی عورتیں اس پر عمل کرتی ہیں۔ جو عورتیں گھر میں رہنے والی ہیں ان کے بچے تربیت کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ ان کی بڑی اچھی پرورش ہورہی ہے اور تربیت ہورہی ہے۔ اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر دونوں کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک چیز آپ نے نہیں دیکھی جو پوشیدہ تھی۔ جلسہ میں مرد عورتوں کے لئے کھانا پکا رہے تھے جبکہ گھروں میں عورتیں مردوں کے لئے کھانا پکاتی ہیں۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون Dance Azmanova (دانچے آزمانوا) TV کی صحافی ہیں۔ کہنے لگیں کہ:۔**

جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف راہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ ''اسلام'' مجھ پر حرام تھا۔ اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ یہ تاثرات میں اپنے ساتھ میسیڈونیا لے کر جارہی ہوں۔ حضور انور کے ساتھ جو ہماری ملاقات ہوئی اس نے ہم پر بہت مثبت اثر چھوڑا۔ یہ ہمارے لئے نیا تجربہ تھا۔ یہ ملاقات ہمیشہ یاد رکھوں گی۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے، حضور انور کے دلنشیں انداز اور محبت نے بہت متاثر کیا۔ یہ ہمارے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ حضور انور کے ساتھ ہم نے تصاویر بنوائیں جو میرے لئے یادگار ہیں۔ حضور انور کو دیکھ کر اسلام کی سچائی یاد آتی رہے گی کہ اسلام کو اگر سمجھنا ہو تو اسے قرآن کریم سے براہ راست سیکھنا چاہیئے۔ حقیقی اسلام کو اسے ریڈیکل اسلام کے ساتھ نہیں ملانا چاہئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں حضور انور کے تمام جوابات سے مطمئن تھی۔ حضور کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف راہنمائی فرمائی۔ نئے افق کی طرف راہنمائی فرمائی۔ حضور انور سے ہی میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔

☆ **Cale Ristekski (صالے رس ٹیسکی) صاحب میسیڈونیا میں TV کے صحافی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے لئے نیا تھا۔ میں نے مسلمانوں کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والے تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ یہ بات میرے لیے بہت تعجب انگیز تھی کہ اتنے زیادہ افراد ایک جگہ پر تھے اور ہر کوئی اپنا کام کر رہا تھا اور کسی کو کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ میں ان لوگوں میں موجود رہا، ان میں سے بعض میرے دوست بن جائیں گے اور دوست تو دولت ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد میں اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا ہوں۔ حضور انور سے ملاقات نے بھی بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور ہر سوال کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ انہوں نے ایسے جوابات دئے گویا ان کو سوالات کا قبل ازیں علم تھا۔

آخر میں ہم نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہ ہر کوئی نہیں کرتا۔ یہ بھی اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان Rodne Deolska (رودنے دے اولسکا) جو کہ TV کی صحافی ہیں وہ کہتی ہیں:**

جلسہ میرے لئے بطور صحافی ایک نیا تجربہ تھا۔ صحافیوں کے لئے عالمی طور پر کوئی نیا واقعہ یا بات اہم ہوتی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میں نے اس جلسہ کو براہ راست دیکھا اور اس سے تعارف حاصل کیا۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے مجھ پر خاص اثر ڈالا۔ اس جلسہ سے میں نے اسلام کے بارہ میں کئی باتیں سیکھی ہیں۔ میں نے ان لوگوں کے انٹرویو لئے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جب میں میسیڈونیا واپس جاؤں گی تو اس تمام ریکارڈنگ سے ایک ڈاکومنٹری بناؤں گی۔ اور یہ پیغام میسیڈونین قوم تک پہنچاؤں گی۔

کہنے لگیں؛ حضور انور کی شخصیت بہت پُروقار ہے۔ آپ ایسی شخصیت ہیں جن کے پاس ہر سوال کا جواب ہے۔ آپ ہر سوال کا جواب سکون اور صبر سے دے رہے

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs&Diagnostics, Servicing,
Tyres,Exhausts,Engines,GearBox,
Breaks,MOTFailurework,A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

تھے۔ یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ عام لوگوں کے کتنے قریب ہیں۔ میرے پاس اگرچہ بہت سے سوالات تھے جو میں حضور انور سے کرنا چاہتی تھی جو نہ کرسکی لیکن اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ حضور انور کے اتنا قریب تھی۔ مجھے امید ہے کہ اگلے سال دوبارہ آؤں گی۔

☆ **ایک شخص نے معراج کے بارہ میں سوال کیا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جسمانی طور پر آسمان پر گئے تھے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ معراج روحانی طور پر ایک نظارہ تھا۔ قانونِ قدرت کے مطابق کوئی انسان اس طرح جسمانی طور پر آسمان پر نہیں جاسکتا۔ بشری قانون لاگو ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ معراج میں آنحضرت ﷺ نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور دوسرے انبیاء کو بھی دیکھا۔ اس کے مطابق تو باقی انبیاء بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زندہ ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ نہ عیسیٰ زندہ ہیں اور نہ ہی باقی انبیاء زندہ ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ معراج کا واقعہ ایک روحانی نظارہ تھا۔

☆ میسیڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین 'نتالیا صاحبہ (Natalia)، 'اولی کُک لیوا صاحبہ' (Oli Cuckleva Sahiba) اور 'ماریجا صاحبہ' (Marija) جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

ہمارے اردگرد وہاں بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اِس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کرواسکیں۔ یہ جماعت اور اِس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ اِس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف میسیڈونیا کے مسلمانوں کو ہم جا کر خود کرائیں گے۔

☆ **ایک مہمان خاتون Vaska Doleva (واسکا جولے وا) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔** جلسہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ آپ لوگوں کی مہمان نوازی سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہماری رہائش بھی بہت اچھی تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔

حضور انور کی علم سے معمور تقاریر، امن کا پیغام اور حضور انور کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ آپ نے اسلام کا جس طرح سے ہمیں تعارف کروایا وہ بہت اچھا تھا اور ان باتوں نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہمیں آج اس بات کا بھی اعزاز حاصل ہوا کہ حضور کے اتنے قریب ہیں۔ میں حضور کی انکساری، حضور کا لوگوں کے ساتھ تعلق اور اندازِ گفتگو سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع عطا کیا۔ اگر مجھے موقع ملا تو دوبارہ بھی ضرور حاضر ہوں گی۔

☆ **ایک خاتون Aneta Gundrova (آنیتا گوندرووا) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔**

میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کرنے والے تمام احباب کی مشکور ہوں اور خوش ہوں کہ پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی۔ اس جلسہ کے بارہ میں میرے خیالات نہایت مثبت ہیں۔ مجھے جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی نے بہت متاثر کیا۔

حضور انور کی تقاریر بھی بہت پسند آئیں۔ آپ کے پیغام نے بہت متأثر کیا۔ آپ کا انسانیت کی بھلائی کے لئے پیغام، آپ کا پُرسکون وجود، ہر چیز بہت گہرا اثر ڈالنے والی تھی۔

ملاقات کے بعد موصوفہ نے کہا: میں حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد بہت ہی مثبت اور خوش کُن اثرات لے کر جارہی ہوں۔ خلیفہ کے دہشتگردی کے بارہ میں صاف اور واضح خیالات نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ آپ نے عورت کے مقام کے بارہ میں جو اسلامی تعلیم بیان فرمائی اور اس حوالہ سے سوالات کے جس طرح جوابات دیئے، میں اس سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔

☆ **ایک مہمان خاتون Marija Todorova (ماریہ تودورووا) صاحبہ نے کہا:**

مَیں پہلی مرتبہ اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جلسہ کا کھانا بہت اچھا تھا۔ لوگوں نے میزبانی بہت اچھی کی۔ ہماری بہت خدمت کی، ہر وقت ہمارا خیال رکھا اور ہر کوئی ہر کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے تیار نظر آتا تھا۔

اس کے علاوہ مَیں تمام مقررین کی تقریروں سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مسلمانوں کے بارہ میں کئی باتوں کا علم ہوا جنہوں نے مجھ پر مثبت اثر چھوڑا ہے۔ میں ان تجربات کو میسیڈونیا میں اپنے تمام جاننے والوں تک پہنچاؤں گی۔ مجھے اگر دوبارہ موقع ملا تو میں ضرور جلسہ میں حاضر ہوں گی۔

مجھے یہ بھی اعزاز حاصل ہوا کہ میں ذاتی طور پر حضور انور سے ملوں۔ صرف اسی بات نے کہ حضور نے ہمیں کافی وقت دیا ہے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے ہمارے تمام سوالات جو کہ مذہب اور مذہب کی جزئیات کے بارہ میں تھے ان کے بہت واضح اور اچھے انداز میں جوابات دیئے۔ میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا کہ میں ایک نیک اور پارسا خلیفہ کی مہمان بنی۔

میسیڈونیا کے وفد کی یہ ملاقات سات بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

....

بلغاریہ کا وفد

بعدازاں بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ امسال بلغاریہ سے 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ جرمنی میں شرکت کی۔ اس میں 20 احمدی افراد تھے جبکہ 32 غیر احمدی مہمان تھے۔ ان میں سے 43 افراد بس کے ذریعہ 30 گھنٹے کا سفر طے کر کے جرمنی پہنچے تھے۔ بلغاریہ کے وفد میں بزنس مین، وکلاء، لیکچرار، طلباء اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

☆ **بلغاریہ سے آئی ہوئی ایک مہمان خاتون Acenova نے کہا :**

مَیں پہلی دفعہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بلغاریہ کے احمدیوں سے جلسہ کے بارہ میں بہت سنا تھا۔ یہاں کئی قوموں کے لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے عزت اور محبت سے مل رہا تھا۔ انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے۔ میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

☆ **بلغارین وفد کے ایک مہمان Pyifko Anev صاحب کہتے ہیں:**

مَیں پہلی دفعہ ایسے بابرکت جلسہ میں شامل ہوا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ یہاں میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے۔ ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے۔ مَیں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوششیں کررہے ہیں۔ اپنے لیے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

☆ **بلغاریہ کے وفد کے ایک مہمان Pdemirov صاحب کہتے ہیں:**

مجھے حضور کے خطاب نے جس میں انسان سے محبت کا ذکر تھا بہت متاثر کیا۔ اسی طرح بچے جب پانی پلاتے تھے اور بہت محبت سے بولتے تھے تو بہت اچھا لگتا تھا۔ جس قوم کے بچے ایسے ہوں اس کا مستقبل محفوظ ہے۔

☆ **بلغاریہ کے وفد میں ایک عورت جو کہ آرتھوڈکس عیسائی ہیں وہ بھی شامل تھیں۔ وہ کہتی ہیں:**

جلسہ میں شامل ہو کر سکون ملا ہے۔ امن، محبت ایک دوسرے کی عزت اور اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کا جو سبق یہاں سے ملا ہے اللہ کرے دنیا کے تمام مذاہب یہاں سے سیکھیں۔ اپنے لیے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

☆ **بلغاریہ کے ایک دوست Malin صاحب دوسری دفعہ اپنے دو بیٹوں کو لے کر جلسہ پر آئے تھے۔ ان کے ایک بیٹے یوسف صاحب نے بتایا کہ میں اب اردو سیکھ رہا ہوں۔**

Malin صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ: میں دوسری دفعہ جلسہ میں حاضر ہوا ہوں لیکن اگر سو سال بھی زندہ رہوں تو یہی خواہش ہے کہ ہر دفعہ شامل ہوں اور ساری برکات جو اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لیے ہیں ہمیں ملتی رہیں۔ گزشتہ سال میں اکیلا آیا تھا، اب اپنے دو بیٹوں کو لے کر آیا ہوں۔ ہم نے جو کچھ یہاں دیکھا ہے وہ الفاظ میں ناقابلِ بیان ہے۔ میں اپنے بچوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ کس طرح ایک دوسرے کی عزت و احترام کرتے ہیں اور کس طرح دنیا کی مختلف قومیتوں کے لوگ مل جل کر پیار اور محبت کے ساتھ ایک جگہ پر رہ سکتے ہیں۔ میرے بچوں کو بھی یہ جلسہ اور انتظامات بہت اچھے لگے۔

☆ **بلغاریہ سے ایک عیسائی خاتون Desislaya صاحبہ جو سائیکالوجی کی لیکچرار ہیں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں:**

میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے، یہاں محبت، امن، عزت ملتی ہے۔ میں نے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا، ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کر رہا تھا۔ مسکراتے چہروں سے ملتے تھے، میں پرہیزی کھانا کھاتی ہوں، ہزاروں لوگوں میں مجھے پرہیزی کھانا دیا جاتا رہا۔ بیمار ہوئی تو فوراً دوائیاں دی گئیں۔ کوئی VIP نہ تھا سب برابر تھے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ نے بہت متأثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے کی غلطیوں کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کریں بلکہ اس کے لیے دعا کریں۔ آپ نے جو تعلیمات بیان فرمائی ہیں میں سوچتی رہی کہ کاش آج ساری دنیا آپ کی آواز سنے۔ اگر دنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے آپ کی شخصیت اور آواز کی طرف آنا ہوگا۔ آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

☆ ایک نوجوان نے اپنی انگوٹھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برکت کے لئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت یہ انگوٹھی کچھ دیر کے لئے پہنی اور پھر موصوف کو واپس عطا فرمائی۔

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اٹلی کا وفد

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک اٹلی (Italy) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات پایا۔

اٹلی سے سات افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ایک پی ایچ ڈی ڈاکٹر خاتون بھی اس وفد میں شامل تھیں۔ موصوفہ کا تعلق عیسائیت سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو ایک مسلمان کی طرح لگ رہی ہیں۔ آپ خود کچھ نہیں کر رہیں جو بھی ہوتا ہے اللہ کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ میرا جلسہ سالانہ کا تجربہ بہت اچھا رہا۔ جلسہ پر تو ہر طرف امن، محبت کا ہی پیغام تھا۔ جب واپس جاؤں گی تو لوگوں کو بتاؤں گی کہ کس طرح چالیس ہزار لوگ ایک جگہ پر بغیر کسی مشکل کے محبت اور امن کے ساتھ موجود تھے، کوئی لڑائی جھگڑا، لڑائی نہیں تھی۔ تمام داخلی اور خارجی راستوں پر لوگ بڑے سکون کے ساتھ گزر رہے تھے، کوئی دھکم پیل نہیں تھی۔

موصوفہ نے کہا کہ مَیں خواتین کی طرف بھی گئی تھی وہاں بھی خواتین اور بچے آزادی کے ساتھ اپنے پروگرام کر رہے تھے۔

ایک خاتون جو اپنے خاوند کے ساتھ آئی تھیں۔ اس نے عرض کیا کہ مَیں نے گزشتہ سال بیعت کی تھی۔ مَیں نے پہلے بیعت کی تھی بعد میں میری شادی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کو فرمایا کہ اپنا دینی علم بڑھائیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ان کو قبول احمدیت کی توفیق دے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

بعدازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اٹلی کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ساتھ یہ ملاقات سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

....

بورکینا فاسو کا وفد

بعدازاں ملک بورکینا فاسو (Burkina Faso) سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بورکینا فاسو سے وہاں کے امیر جماعت کے علاوہ نیشنل سیکرٹری تعلیم جو وہاں کے ہائی سکول کے پرنسپل بھی ہیں اور ایک مقامی معلّم بھی آئے تھے۔

معلّم صاحب نے بتایا کہ انہوں نے 1994ء سے 1997ء تک جامعۃ المبشرین غانا سے تعلیم حاصل کی ہے۔

حضورانور نے نیشنل سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہاں کا جلسہ سالانہ کیسے لگا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ بورکینا فاسو کی جماعت مخلص ہے۔ نظام کو بہت بہتر رنگ میں Follow کر رہی ہے افریقہ کی بہت سی جماعتوں سے آگے ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔

سیکرٹری تعلیم اور پرنسپل ہائی سکول نے عرض کیا کہ بورکینا فاسو میں جماعت کے ہائی سکول نہیں ہیں۔ صرف ایک ہی ہائی سکول ہے۔ اب مزید ہائی سکول کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ حکومت کے ہائی سکول کا معیار اچھا نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی ہدایت دی ہے کہ پرائمری سکول کھولتے چلے جائیں۔ اس وقت آپ کے پاس پانچ پرائمری سکول ہیں۔ اب پروگرام بنائیں اور ہر سال تین چار پرائمری سکول کھولیں۔ پہلے پرائمری سکول بنائیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایک ہائی سکول کا بھی پلان کریں اور پروگرام بنا کر بھجیں۔ پہلے Feasibility رپورٹ تیار کر کے بھجوائیں۔ غور کریں کہ کس جگہ بنانا ہے۔ فرمایا کہ سکول بھی مختلف Phases میں بنتے ہیں۔ ضرورت کے بعد سال دو سال بعد ایک دو کمروں کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے سکول کی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے۔ افریقہ میں اسی طرح بناتے ہیں۔ ساتھ ساتھ توسیع کرتے رہتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایک پرائمری سکول کا انتخاب کر کے اس میں تین چار کمرے بنا لیں تو پرائمری کے ساتھ ہائی سکول بھی شروع کر سکتے ہیں۔ اس طرح پہلے ایک سکول کو پرائمری سے ہائی تک لے جائیں اور دوسری دو جگہوں پر پرائمری سکول کھول لیں۔

ہائی سکول کھولنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے دیکھیں کہ کوالیفائیڈ اساتذہ مل جاتے ہیں۔ اس کے بعد سکول کھولنے کی مزید کارروائی ہوگی۔

بورکینا فاسو کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج پانچ فیملیز کے بیس افراد اور دو احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں Russelsheim, Mannheim اور Watzler کے علاوہ بیرونی ممالک غانا، ٹوگو اور آذربائیجان سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

....

تقریب آمین

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

(بچے) مبارک محمود، سرباز علی چوہدری، صبور احمد غوری، تحسین محمود، نفیس احمد، اویس احمد، ابتسام احمد، باسل احمد طور، کامران حمید، عاکف احمد، نجیب احمد۔

(بچیاں) ایمن خان، باسمہ صدیق، مناہل محمود، عافیہ کرن احمد، فائزہ احمد، فریحہ ندیم، آفرین بشیر، بلیحہ محمود، عمنارہ احمد، زارا ناصر، تحریم باجوہ، امرزش اظہر، صباحہ ظفر، عیشہ احمد۔

....

اعلانات نکاح

تقریب آمین کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے چودہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضورانور اس دوران تشریف فرما رہے۔ آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

29؍اگست 2017ء بروز منگل

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فرینکفرٹ سے لندن کے لئے براستہ بیلجیم مشن واپسی

☆ آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دو رویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان تقریباً دس منٹ تک رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔

☆ دس بجکر دس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے بہت گراں تھے۔

☆ فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن جاتے ہوئے راستہ میں بیلجیم کے مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) میں رکنے کا پروگرام تھا۔ فرینکفرٹ سے برسلز تک کا فاصلہ تقریباً چار صد کلومیٹر ہے۔

☆ فرینکفرٹ سے برسلز جاتے ہوئے جرمنی کے شہر آخن (Aachen) سے آگے ملک بیلجیم کی حدود شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں بارڈر پر جماعت بیلجیم سے مکرم امیر صاحب بیلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری، مکرم توصیف احمد صاحب مبلغ سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ، مکرم افضال احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا اور مکرم مبشر ہاشمی صاحب انچارج مسجد کمیٹی پر مشتمل وفد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ یہاں بغیر رکے ہی سفر جاری رہا اور آگے جا کر بیلجیم سے آنے والی گاڑی نے قافلہ کو lead کیا۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو بجکر دس منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔

☆ استقبال کرنے والوں کی تعداد ساڑھے سات سو کے قریب تھی۔ یہ لوگ مرد و خواتین بیلجیم کی 13 جماعتوں سے آئے تھے اور صبح سے ہی مشن ہاؤس میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ان میں عرب نو مبایعین بھی شامل تھے۔ ہر کوئی پیارے آقا کا دیدار کر کے خوشی و مسرت سے معمور تھا۔

☆ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت بیلجیم اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

☆ عزیزم تنزیل احمد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے جبکہ عزیزہ عدیلہ شریف نے حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

☆ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

☆ نمازوں کی ادائیگی کے لئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگائی گئی تھی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجکر تیس منٹ پر مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مبلغ انچارج صاحب سے مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور نو مبایعین کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ نو مبایعین کتنے آئے ہیں؟ ان میں مرد کتنے ہیں اور خواتین کتنی ہیں؟ اس پر مبلغ انچارج صاحب نے عرض کیا کہ نو مبایعین میں سے 20 مرد اور 15 خواتین ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احباب کے کھانے کے انتظام کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ تمام احباب کے لئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور تین بجکر 25 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کرنے والے بیلجیم کے طالبعلم عزیزم سفیر احمد صاحب سے ان کی رخصتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب اور مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری بیلجیم جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آج تو بہت گرمی ہے۔ افریقہ یاد آ گیا ہے۔ آج افریقہ کی یادیں تازہ ہوئی ہیں۔ (بیلجیم میں اُس روز سخت گرمی تھی۔)

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسد مجیب صاحب (جنرل سیکرٹری) سے دریافت فرمایا کہ مارکی کب لگی تھی۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکیورٹی کے انتظامات کے حوالہ سے ہدایت فرمائی کہ سکیورٹی کے انتظامات اچھے ہونے چاہئیں۔

☆ بعدازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضورانور کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ اسی طرح بیلجیم کے مبلغین مکرم محمد مظہر صاحب، مکرم ارسلان احمد صاحب، مکرم حسیب احمد صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب، مکرم اسد مجیب صاحب، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق تین بج کر چالیس منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف روانگی ہوئی اور پانچ بج کر تیس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سکیورٹی ٹیم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اسی طرح بیلجیم سے مکرم امیر صاحب بیلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم، مکرم انور حسین صاحب نائب امیر، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری، مکرم افضال احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم توصیف احمد صاحب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کرنے کے لئے قافلہ کے ساتھ آئے۔

☆ پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد چھ بجکر چالیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں

ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں اور یہ ٹرین چھ بج کر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کرکے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق سات بج کر تیس منٹ اور برطانیہ وقت کے مطابق چھ بج کر تیس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

☆ یہاں مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، ، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر، لندن)، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

☆ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام 8 بجے مسجد فضل لندن میں حضور انور کا ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

1۔ حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

2۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)

3۔ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)۔ 4۔ مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)۔ 5۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 6۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 7۔ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 8۔ مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 9۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 10۔ مکرم حماد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ 11۔ (خاکسار) عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔

☆ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے دو طلباء عزیزم ارسلان وڑائچ صاحب اور عزیزم فرخ طاہر صاحب اور جامعہ احمدیہ یوکے کے طالبعلم عزیزم مشہود احمد خان صاحب جو اِن دنوں وقفِ عارضی پر یہاں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجالا رہے تھے ان کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ علاوہ ازیں مکرم ندیم احمد امینی صاحب، مکرم ناصر احمد امینی صاحب، مکرم ڈاکٹر جدران صاحب اور مکرم عبدالرحمان صاحب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کا خطبہ، مسجد کا افتتاح اور وفود کے ساتھ میٹنگز، حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں کی live ٹرانسمشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی:

1۔ مکرم منیر عودہ صاحب۔ 2۔ مکرم سفیر الدین قمر صاحب۔ 3۔ مکرم عدنان زاہد صاحب۔ 4۔ مکرم سلمان عباسی صاحب

☆ ایم ٹی اے کی ٹیم کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس سفر میں شمولیت کی سعادت پائی۔

☆ جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ رہے۔ ان کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین

....

بیلجیم میں نو مبایعین کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیلجیم میں قیام دو گھنٹے سے بھی کم عرصہ پر مشتمل تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مختصر قیام نے بھی یہاں کے احبابِ جماعت اور خصوصاً عرب نو مبایعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا اور ان کی زندگیوں میں ایک نمایاں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔ ان کی اپنے پیارے آقا کی دیدار کی پیاس بجھی اور یہ لوگ خوب فیضیاب ہوئے اور اللہ کے فضلوں کے وارث بنے۔ ان میں سے چند نو مبایعین کے تاثرات ذیل میں درج کئے جارہے ہیں:

☆ محمد الغزروی صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حضور انور کو دیکھ کر اور مل کر بہت سی برکتیں سمیٹنے کی سعادت ملی۔ حضور کا یہ دورہ ہماری روحانیت میں بھی ترقی کا باعث بنا۔ یہاں بیلجیم میں بہت سے عرب احمدی ہیں لیکن اپنے کام کی مجبوری کی وجہ سے حضور انور کو زیادہ ملنے کا موقعہ نہیں ملتا لیکن حضور کے اس بابرکت دورے کی وجہ سے سب عرب احمدی باوجود کام کی مجبوری کے دور دور سے آکر آج ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ اور حضور کا یہ بابرکت دورہ ہمارے لئے کسی روحانی مائدہ سے کم نہیں تھا۔

موصوف نے کہا:۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ حضور کی یہاں آمد ہمارے لئے کتنی بابرکت تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ حضور انور کے اسی طرح بیلجیم کی سرزمین پر زیادہ سے زیادہ قدم پڑتے رہیں تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ برکتیں سمیٹنے والے ہوسکیں۔

☆ بشیر بن خیلہ صاحب جن کا تعلق الجیریا سے ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں اس سال بڑا خوش قسمت رہا ہوں کہ حضور انور سے دو بار ملنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک دفعہ جرمنی جلسہ پر اور دوسری دفعہ یہاں حضور انور کے بیلجیم میں مختصر دورے کے دوران جہاں حضور انور کو دیکھنے اور آپ کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے ایک بھائی چارے اور محبت کا ماحول تھا۔ مختلف قومیت کے لوگوں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اللہ کرے کہ حضور اسی طرح بیلجیم بار بار تشریف لاتے رہیں تا کہ ہم برکتیں سمیٹتے رہیں۔

☆ ایک خاتون عائشہ مظفر صاحبہ نے بیان کیا:

پہلے تو میں بہت پریشان تھی کہ میں جرمنی کے جلسہ میں شامل نہیں ہوسکی اور حضور انور کا دیدار بھی نہیں کرسکی لیکن جونہی علم ہوا کہ حضور جرمنی سے لندن واپس جاتے ہوئے بیلجیم میں بھی قیام فرمائیں گے تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس طرح مجھے حضور انور کو دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ سب سے خوشی والی بات میرے لئے یہ تھی کہ جب پیارے آقا نیچے لجنہ کے ہال میں تشریف لائے۔ میں حضور انور کو دیکھ کر اپنے آنسو روک نہیں پائی۔

☆ توفیق جاموئی صاحب جن کا مراکش سے تعلق ہے انہوں نے بیان کیا:

حضور انور کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور ہمارے لئے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات تھی۔ اسی طرح حضور انور کی قیادت میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی بھی سعادت ملی۔

☆ ایک اور خاتون Ghuzlan Albans Alim صاحبہ کا بھی تعلق مراکش سے ہے اور بیلجیم میں مقیم ہیں، انہوں نے اپنی بزرگ والدہ کے تاثرات کی عکاسی کرتے ہوئے کہا: میری والدہ نے 2011ء میں بیعت کی تھی اور اس کے بعد کبھی بھی جلسہ یوکے میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہیں۔ لیکن پچھلے دو سال سے بیماری اور کمزوری کے باعث یوکے اور جرمنی کے جلسہ میں شامل نہیں ہوسکیں اور ان کے لئے یہ بڑی دکھ کی بات تھی کہ وہ حضور انور کی اقتدا میں نمازیں نہیں ادا کر پا رہیں۔ لیکن حضور انور کا یہ بیلجیم کا بابرکت دورہ ان کے لئے بہت بڑی نعمت تھی اور ان کے لئے بہت خوشی کا موقع تھا۔

حضور انور کے مشن ہاؤس میں تشریف لانے سے قبل میری والدہ بھی باقی مستورات کے ساتھ شدید دھوپ اور گرمی میں اپنے آقا کے استقبال کے لئے منتظر تھیں۔ جیسے ہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس میں داخل ہوئی اور حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو میری والدہ اپنے آنسو روک نہ پائیں۔ اس کے بعد حضور انور کی قیادت میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری والدہ کے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موقع وہ تھا جب حضور اچانک نیچے لجنہ ہال میں تشریف لائے۔ اس وقت ساری لجنہ سوائے چند ایک کے کھانے میں مصروف تھیں اس لئے میری والدہ کو بڑے قریب سے حضور کا دیدار کرنے کا موقع ملا۔ حضور انور نے وہاں موجود ایک لجنہ ممبر سے میری والدہ کے بارہ میں پوچھا تو حضور انور کو بتایا گیا کہ انہوں نے ہر سال جلسہ یوکے میں شمولیت کی ہے اور آپ سے ملنے کا بھی کوئی موقعہ نہیں جانے دیتیں لیکن دو سال سے کافی بیمار ہیں اس لئے جلسہ وغیرہ میں شامل نہیں ہو سکیں اور اب آپ سے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہیں جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ”مَیں ان کو جانتا ہوں“۔

میری والدہ کے لئے یہ بڑا بابرکت اور خوشی کا موقع تھا اور حضور کا یہاں مختصر قیام ان کے لئے اس لحاظ سے بھی بابرکت تھا کہ ان کو اس طرح حضور انور سے ملنے اور دعا کی درخواست کرنے کا موقعہ مل گیا۔

☆ جبریل تورے صاحب جن کا تعلق آئیوری کوسٹ سے ہے کہتے ہیں: حضور کا دیدار کرنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی، حضور کی اقتدا میں نماز بھی پڑھی جس سے ہمارے اندر ایک روحانی جوش پیدا ہوا۔ اللہ کے فضل سے یہی مواقع ہیں جن سے ہمیں بہت فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حضور کو دیکھ کر دل میں ایک تسلی سی بیٹھ جاتی ہے۔ اس لئے حضور کے پیچھے نماز ادا کرنا ایک بہت فائدہ مند اور روحانیت کو ابھارنے والا موقع ہوتا ہے۔

☆ موسیٰ حسن صاحب جن کا تعلق گھانا سے ہے انہوں نے بیان کیا: الحمدللہ ہمیں حضور کی آمد پر بہت خوشی ہوئی اور ہم اپنے تمام کاروبار چھوڑ کر حضور انور کے دیدار کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ حضور کی موجودگی سے ہم احمدی اپنے پیارے خلیفہ سے برکتیں حاصل کررہے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کرسکوں۔

☆ عثمان ماتی صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے وہ کہتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ حضور کی آمد ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی نعمت تھی۔ ہمیں حضور کی اقتدا میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کرنے کا موقع ملا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ سیدھی راہ پر چلاتا چلا جائے اور اپنے ایمان کے لئے یہ ایک بہت اہم دعا ہے۔ نماز ہی ہمارا سب کچھ ہے اور اسی سے ہم اپنے خالق کی پناہ میں آسکتے ہیں اور اس کے فضلوں کی بارش حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

☆ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو مبایعین اب جماعت کا فعال حصہ بن گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی تیاری کے لئے انہوں نے بھی بڑھ چڑھ کر وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ جب ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کو فرانس کی بندرگاہ Calais سے روانہ کرنے کے بعد قریباً آٹھ بجے کے قریب واپس مشن ہاؤس پہنچے تو دیکھا کہ تمام خدّام وقارِ عمل ختم کر چکے تھے اور چار نو مبایعین مشن ہاؤس میں ہی ہمارا انتظار کررہے تھے۔ کہنے لگے کہ ہم آپ کا اس لئے انتظار کررہے تھے کہ آپ واپس آئیں اور ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تبرک دیں۔ ان میں سے ایک نو مبایع نے تو جس پانی کی بوتل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیا تھا اسے بھی لے لیا اور کہا کہ میں اسے بھی برکت کے لئے اپنے پاس سنبھال کر رکھوں گا۔

☆ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔ مکرمہ شمیم فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم آف جمشید پور۔ جھارکھنڈ۔ انڈیا) 18؍اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت بہارو اڑیسہ) کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

9۔ سیرالیون کے حالیہ سیلاب میں وفات پانے والے احمدی احباب۔ امیر صاحب سیرالیون کی رپورٹ کے مطابق 14 اگست 2017ء کی رات فری ٹاؤن سیرالیون میں شدید بارشوں کی وجہ سے رات کے وقت Land Sliding ہوئی اور سیلاب بھی آیا۔ اس کی وجہ سے ملکی ذرائع کے مطابق قریباً 1000 لوگ لاپتہ ہیں اور 300 کے قریب نعشیں نکالی جاچکی ہیں۔ اس حادثہ میں کچھ احمدی احباب بھی متاثر ہوئے۔ اس میں جماعت Regent کے صدر صاحب Mr Ishmail Dobro صاحب اپنے تین بچوں سمیت وفات پاگئے اور ابھی تک ان کی لاشیں نہیں ملیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس کے علاوہ ایک احمدی جو کہ Devil Hole کے مقام پر رہائش پذیر تھے اس دن بچوں کے ساتھ Lumley کے علاقہ میں تھے اور اس سانحہ میں وہ بھی اپنے تین بچوں سمیت وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی اہلیہ Devil Hole کے ایریا کی صدر لجنہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

... ...

بقیہ: آیات قرآنیہ اوراحادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید.........ازصفحہ نمبر4

ہے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ کہ جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہم ان کو بتدریج عذاب کی طرف لے جائیں گے اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا پروگرام ہے۔ مگر علماء کا پروگرام یہ ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ذریعہ اللہ کی آیات جھٹلانے والوں کو تلوار کی دھار سے ماردیں۔

اس کے معاً بعد آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ (سورۃ الاعراف:184) کہ میں ان کو ڈھیل دوں گا بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ مگر ان شدّت پسند علماء کے نزدیک ڈھیل مناسب نہیں بلکہ ان کی فوری ہلاکت ضروری ہے۔

۞ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جس شدّت کے ساتھ موجودہ زمانہ کے شدّت پسند نام نہاد مسلمانوں کے نظریات کی تردید کی ہے اس کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح سے یہ لوگ معصوم بے گناہ لوگوں کا خون بہاتے ہیں۔ ان مخالفین کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (سورۃ اعراف:199) اورخُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ (آیت200) کہ اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنیں گے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف نظر تو کرتے ہیں مگر وہ بصیرت نہیں رکھتے۔ فرماتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہ تم عفو کو لازم پکڑ و اور معروف کا حکم دو اور ان جاہلوں سے اعراض کرو۔ اللہ تعالیٰ کے اس واضح حکم کی موجودگی میں ان علماء پر حیرت ہوتی ہے جو اپنے وعظوں کے ذریعہ مشرکوں کو اور مخالفین اسلام کو جو مسلمانوں سے قتال نہیں کرتے اور مسلمانوں پر حملہ آور نہیں ہوتے قتل کرواتے ہیں۔ قرآن کھول کر دیکھ لیجئے ان دونوں آیات سے پہلے مشرکین کا ذکر ہے۔ مگر ان نام نہاد علماء کے مرید تو مشرکوں کے علاوہ ہر مذہب کے ماننے والوں کو اور اپنے سے مختلف مسلک رکھنے والے مسلمانوں کا بھی بڑی بے دردی سے خون بہاتے ہیں۔

۞ یہ علماء اپنے ظلم کو جواز دینے کے لئے بہانہ بناتے ہیں کہ گویا اسلام نے ان کو دین حق کی اشاعت کے لئے یہ اجازت دی ہے کہ وہ اس غرض کے لئے طاقت کا استعمال کریں۔ قرآن مجید حدیث اور تاریخ سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حق و باطل کے معرکہ میں طاقت کے استعمال کی ابتدا اسلام کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ غیر مسلم مخالفین کی طرف سے ہوئی ہے۔ سورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (آیت:7) کہ وہ لوگ تم سے حق کے خوب کھل جانے کے بعد اس طرح جھگڑا کرتے ہیں گویا (وہ اسلام کی دعوت کی وجہ سے) موت کی طرف آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ہانک کر لئے جارہے ہیں۔ قرآن شریف میں تو سب سے پہلی آیت جو مخالفین سے جنگ کے بارے میں ہے صاف لکھا ہے قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ (البقرۃ:191) کہ اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ اس حکم کی موجودگی میں ایک مسلمان ان لوگوں سے لڑ ہی کس طرح سکتا ہے جو اس سے لڑ نہیں رہے۔ حکم تو بالکل واضح ہے کہ ان سے لڑائی کی تو اجازت ہی نہیں جو مسلمان سے لڑ نہیں رہے۔ ظاہر ہے کہ جن کے خلاف مسلمان لڑے ان کی طرف سے لڑائی کی ابتدا ہو چکی تھی۔ یہ علماء اپنے ذاتی مفادات کے لئے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔

۞ ان علماء کا خیال ہے کہ وہ تلوار کے زور سے دین حق کی صداقت قبول کرواسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ (الانفال:08) کہ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کی صداقت ثابت فرمائے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گناہ، کبائر گناہ بتائے ہیں ان میں شرک کے ساتھ قتلِ نفس کو بھی کبائر میں شامل کیا ہے اور احادیث میں یہ وضاحت آتی ہے کہ اس سے مراد اس شخص کو قتل کرنا ہے جس نے کوئی قتل نہ کیا ہو۔ مگر آج کل علماء کے کہنے پر موٹر سائیکل سوار نہایت معصوم اور بے گناہ لوگوں کو جنہوں نے کسی کو قتل تو الگ رہا کسی کو کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا ہوتا بے تکلّف گولیاں مار کر شہید کرتے ہیں۔

۞ ہر شخص جانتا ہے کہ پہلی باقاعدہ جنگ جو مسلمانوں کو کرنا پڑی بدر کی جنگ تھی جس میں مسلمانوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں بہت کم تھی اور ساز و سامان کی اور ہتھیاروں کی بھی حد درجہ کمی تھی۔ مسلمانوں کو جو غیر معمولی فتح حاصل ہوئی اس کے بعد قرآن نے جو پیغام دشمن حملہ آوروں کو بھیجا وہ یہ تھا اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ کہ تم فتح مانگتے تھے تو فتح تو (جو مسلمانوں کو ہوئی) تمہارے پاس آ گئی وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ اب اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ (کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ جنگ کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی۔ قرآن علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ تم نے جنگ کی ابتدا کی اور اب مسلمانوں کی اس فتح کے بعد جو تمہارے پاس آ گئی ہے تو رک جاؤ تو تمہاری بھلائی اسی میں ہے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ (الأنفال:20) ہاں اگر تم دوبارہ آؤ گے تو ہم بھی دوبارہ آئیں گے (بتائیے حملہ آور کون تھا؟ مکّہ والے دشمن یا مسلمان) اور تمہاری کثرت تمہارے کام نہ آئے گی۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا (الانفال:20)۔ اب دیکھئے کس وسعت حوصلہ سے فتح پانے والے ذلّت آمیز شکست کھانے والے حملہ آور دشمن کو کہہ رہے ہیں کہ تم نے حملہ کی ابتدا کی تھی اب اس شکست کے بعد تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم باز آجاؤ۔ اگر تم نے دوبارہ حملہ کیا تو ہم بھی دوبارہ مقابلہ کریں گے۔ اور تمہاری تعداد اور ساز و سامان اور ہتھیاروں کی برتری تمہارے کام نہ آئے گی۔ کون ہے جو اس اعلان کے بعد مسلمانوں کو جنگ میں ابتدا کرنے کا مجرم ٹھہراتا ہے؟ کیا فتح پانے والی قوم جو اپنے دشمن کو جس نے ذلّت آمیز شکست کھائی ہو اس قسم کا مشفقانہ پیغام بھی دیا کرتی ہے کہ تمہارے لئے بھلائی اسی میں ہے کہ تم جنگ وجدل سے باز آجاؤ۔

۞ مسلمانوں پر مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ تم لوگوں نے جارحانہ جنگوں کی ابتدا کی تھی۔ دیکھئے قرآن کیا کہتا ہے۔ فرماتا ہے وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الانفال:27) مسلمانوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یاد کرو اس وقت کو جب تم تعداد میں بھی تھوڑے تھے اور ملک میں حد درجہ کمزور سمجھے جاتے تھے اور تم اتنے کمزور تھے کہ تم ڈرا کرتے تھے کہ تمہیں لوگ اُچک لیں گے۔ پس اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تا کہ تم شکر کرو۔ دیکھئے قرآن کہتا ہے کہ مسلمانوں کی ابتدا میں یہ حالت تھی اور تاریخ بھی اس کی گواہی دیتی ہے۔ پھر یہ کہنا کہ مسلمانوں نے جنگ وجدل کا آغاز کیا کس قدر نادانی کا اعتراض ہے۔ تاریخ جانتی ہے کہ مسلمان نہایت کمزور حالت میں تھے۔ سالہا سال تک انہوں نے صبر کیا اور سالہا سال کے بعد قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ کے حکم کے ماتحت مسلمانوں کو مقابلۃً جنگ کی اجازت ملی تو وہ دشمن کے مقابلہ میں تعداد کے لحاظ سے، ہتھیاروں کے لحاظ سے، جنگی تجربہ کے لحاظ سے کتنے کمزور تھے۔ مگر جیسا کہ آیت کہتی ہے اللہ کی خاص مدد سے ان کو فتح حاصل ہوئی۔

۞ مغرب کے معترض کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے مال کی خاطر جنگ کی ابتدا کی۔ جبراً مسلمان بنانے کے لئے تا کہ نفری بڑھے جنگ کی ابتدا کی۔ مگر قرآن مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال:29) کہ اچھی طرح یاد رکھو مال بھی تمہارے لئے آزمائش ہیں اور تمہاری اولاد (جو نفری بڑھانے کا موجب ہے) تمہارے لئے آزمائش ہے (یہ چیزیں تمہارے لئے اجر نہیں ہیں) وَأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ أَجْرٌ عَظِيْمٌ (الأنفال 29) تمہارے لئے اصل اجر وہ ہے جو خدا کے حضور تمہیں ملے گا اور وہ بہت بڑا اجر ہے۔ (لہٰذا دنیا کے اموال اور دنیا کی نفری تمہارا مقصد نہیں ہونا چاہئے)

۞ مغرب والے تو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ میں ابتدا کی تھی مگر قرآن علی الاعلان فرماتا ہے وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (الانفال:31) یاد کرو کہ جب وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کا انکار کیا وہ آپ کا انکار کر رہے تھے۔ وہ یہ چالیں چل رہے تھے کہ آپؐ کو قید کر دیں یا آپؐ کو قتل کر دیں یا آپؐ کو نکال باہر کریں۔ یہ تو مخالفین کی چالیں تھیں مگر اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا آپ کی تائید میں اور اللہ کی تدبیر سب چال چلنے والوں سے بہتر ہوتی ہے۔ اب مسلمانوں میں سے بھی جو لوگ اس خیال پر اصرار کرتے ہیں کہ دشمن سے جنگ کی ابتدا کرنا مسلمانوں کا فرض ہے بتائیں کہ یہ ظالمانہ چالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کرنے اور قتل کرنے یا گھر بار سے باہر نکال دینے کی ان کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی تھی یا دشمن کی طرف سے۔

۞ ان علماء کا سارا زور آج کل اس بات پر ہے کہ مخالفین اسلام کو بھی اور کمزور مسلمانوں کو یا مختلف مسلک رکھنے والے مسلمانوں کو تلوار کا نشانہ بنائیں۔ اور قرآن کہتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال:33) کہ جب تک آپؐ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو سزا نہیں دے گا۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود کی موجودگی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آنے میں روک بنے گی۔ مگر آج کل کے علماء کا سارا زور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو یا نہ ہو وہ اپنے مریدوں کے ذریعہ ضرور مخالفین کو عذاب میں ڈالیں گے۔ ایک طرف دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشفقانہ برکت اور دوسری طرف دیکھئے ان علماء کی سخت دلی۔

۞ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں واضح طور پر حکم فرما دیا ہے کہ مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا مخالفین نے کی ہے اور مسلمانوں کو دفاعی جنگ کے علاوہ جنگ کی اجازت نہیں۔ سورۃ انفال کی اس آیت میں بھی یہی اشارہ ہے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (الانفال:40) کہ ان سے جنگ کرو جب تک فتنہ باقی نہ رہے۔ اب ظاہر ہے کہ فتنہ مسلمان تو پیدا نہیں کرتے تھے۔ فتنہ تو مخالفین اسلام کی طرف سے تھا اس لئے مسلمانوں کو فتنہ کے مقابلہ کی اجازت ملی۔ پھر فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا کہ اگر وہ باز آجائیں۔ معلوم ہوا کہ جنگ کی ابتدا مخالفین کی طرف سے تھی کیونکہ فرمایا اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کو لکھ رہا ہے۔ پھر فرمایا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ (الانفال:41) اگر وہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا دوست ہے (ان کے حملے اللہ کی مدد سے تمہیں تباہ نہیں کر سکیں گے) نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور اللہ کیا ہی اچھا دوست اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

۞ غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ انفال میں جو آیات ہیں وہ صاف بتلا رہی ہیں کہ مسلمان نہ جنگجویانہ ذہن رکھتے تھے نہ جارحانہ جنگ کا ان کو شوق تھا اور اپنی تعداد کی کمی اور ساز و سامان اور ہتھیاروں کی کمی کا ان کو پورا احساس اور علم تھا۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (الانفال:44-45) یعنی جب اللہ تمہارے خواب میں مخالفین کو تھوڑا کر کے دکھا رہا تھا اور اگر ان کو زیادہ تعداد میں دکھاتا تو تم ضرور ہمت ہار جاتے اور انتظام کے بارہ میں جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے بچا لیا۔ بے شک وہ سینوں کی بات سے خوب باخبر ہے۔ اور جب تمہاری مڈھ بھیڑ ہوئی تو تمہاری آنکھوں میں ان کی تعداد تھوڑی کر کے دکھا رہا تھا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا کر کے دکھا رہا تھا تا کہ وہ بات پوری ہو جو ہو کر رہنے والی تھی۔

صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں اور مخالفین کی پہلی باقاعدہ جنگ میں مسلمانوں کی تعداد سب مخالفین سے بہت کم تھی اور وہ چاہتے بھی نہ تھے کہ اپنے سے زیادہ دشمن سے لڑیں۔ اس لئے یہ الزام غلط ہے کہ مسلمانوں نے جنگ کی ابتدا کی تھی۔

۞ جو مسلمان ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ ابتدائی دَور میں مخالفین اسلام سے جنگ کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی اور ان کا مقصد غنیمت حاصل کرنا اور جبراً مسلمان بنانا تھا وہ اگر ذرا بھی توجہ سے قرآن پڑھتے تو یہ عقیدہ نہ رکھتے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں قتال کے متعلق قرآن مجید کی پہلی آیت ہے وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرۃ:191) کہ ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اس حکم کے مطابق مسلمان لڑائی کی ابتدا کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اگر مسلمان لڑائی میں ابتدا کر رہا ہے تو وہ اس سے لڑ رہا ہے جو مسلمان سے لڑ نہیں رہا۔ اور یہ بات صریحاً اس حکم کے خلاف ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کی اس آیت میں اشارہ ہے اس سے لڑنا جو تم سے لڑنے میں ابتدا نہیں کر رہا صریحاً اعتداء ہے، زیادتی ہے۔ اور یہ آیت نہ صرف زیادتی سے منع کرتی ہے بلکہ یہ بھی کہتی ہے کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس سورۃ انفال میں یہ آیت ذرا غور سے پڑھیے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الانفال:48) کہ ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے تکبر کرتے ہوئے اور لوگوں کو show کرنے کے لئے نکلے اور وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمان مخالف تھے اور جارحانہ جنگ کا آغاز کر رہے تھے۔ جارحانہ رنگ میں حملہ آور لوگ ہی تکبر اور ریا اور خدا کے راستہ سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان جارحانہ جنگ کر رہے تھے۔

۞ یہ لوگ جن کا ذکر ہوا ہے وہ تمام اخلاقی ضوابط کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اور عہد کی پابندی بھی نہیں کرتے۔ قرآن ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ

مخالفین اسلام اَلَّذِیۡنَ عٰهَدۡتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِیۡ کُلِّ مَرَّةٍ (الانفال:57) جن سے تم نے عہد کیا اور پھر یہ ہر دفعہ عہد توڑتے ہیں۔ بتائیے کہ یہ مخالفین جو بار بار معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے تھے ان سے مسلمانوں کی جنگ ناحق اور جارحانہ جنگ کہی جاسکتی ہے۔ ظاہر ہے ایسے دشمن سے مسلمانوں کی جنگ سراسر جائز اور حق پر مبنی تھی۔

۞ آج کل اسلام کی تعلیم کے نام پر بیگناہ لوگوں کا جو قتل کیا جارہا ہے وہ اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ سورۃ انفال میں تو یہ اشارہ ہے کہ اگر کسی قوم سے معاہدہ ہو مگر نظر آرہا ہو کہ وہ موقعہ کی تلاش میں ہیں اور موقعہ پاتے ہی وہ دھوکہ دہی کریں گے تب بھی یہ اجازت نہیں کہ مسلمان اپنے پہلے عہد ختم کر دیں۔ بلکہ واضح طور پر اشارہ ہے کہ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِیَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَیۡهِمۡ عَلٰی سَوَآءٍ (الانفال:59) کہ اگر تمہیں خطرہ ہو کسی قوم سے خیانت کا تو ان سے معاہدہ ختم تو کیا جاسکتا ہے مگر عَلٰی سَوَآءٍ کی شرط ہے یعنی دونوں فریق کے لئے برابری کی سطح ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡخَآئِنِیۡنَ اللہ تعالیٰ یقیناً خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اس آیت میں واضح حکم ہے کہ کسی دشمن قوم سے اگر معاہدہ ہے مگر یہ واضح ہے کہ وہ قوم خیانت کررہی ہے تو معاہدہ ختم کیا جاسکتا ہے مگر اس طرح نہیں کہ معاہدہ کا اختتام کسی فریق کے لئے فائدہ کا باعث بنتا ہو۔ دونوں فریق کے لئے برابری کی صورت ہونی چاہئے۔

۞ اس سورۃ (انفال) کی آیت 61 میں یہ مضمون ہے کہ تم ان کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیاری کرو اور تیاری رکھو اس لئے نہیں کہ تم نے ان پر جارحانہ حملہ کرنا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ تمہارے سے دشمنوں والا سلوک کررہے ہیں۔ فرماتا ہے وَ اَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّ مِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّکُمۡ وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ اَللّٰهُ یَعۡلَمُهُمۡ (الانفال:61) کہ تم ان کے مقابلہ کے لئے جتنی تمہاری بساط ہے قوت تیار کرو اور گھوڑوں کی تیاری رکھو تا کہ تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو حملہ کرنے سے ڈراؤ۔ اور ان موجودہ دشمنوں کے علاوہ تمہارے اور بھی دشمن ہیں جن کو تم جانتے بھی نہیں اللہ ان کو جانتا ہے (اس میں روم و فارس کی طاقتوں کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے کچھ عرصہ بعد حملے شروع کئے) لیکن اس تیاری کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ تم جارحانہ حملے کرو اس لئے اس آیت کے معاً بعد یہ آیت ہے جس میں فرماتا ہے وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ (الانفال:62) کہ اگر دشمن (تمہاری تیاریوں کو دیکھ کر) صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو۔

۞ ہاں یہ خیال مسلمانوں کو ہوسکتا تھا کہ دشمن دھوکہ دینے کی غرض سے صلح کا اظہار کررہا ہے اور وہ شرارت کرتے ہوئے پھر حملہ آور ہو جائے گا تو اس خیال کے باوجود بھی حکم یہی ہے کہ صلح کا جواب صلح میں دو اور فرماتا ہے وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ کہ اللہ پر بھروسہ کرو اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ اللہ بہت دعائیں سننے والا بہت جاننے والا ہے۔ بے شک یہ خیال ہوسکتا تھا کہ دشمن کی صلح کی پیشکش سچی نہیں وہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس لئے اگلی آیت میں فرماتا ہے وَ اِنۡ یُّرِیۡدُوۡۤا اَنۡ یَّخۡدَعُوۡکَ فَاِنَّ حَسۡبَکَ اللّٰهُ (الانفال:63) کہ اگر دشمن آپ کو دھوکہ دے رہا ہے (پھر بھی صلح کی پیشکش تو بہرحال قبول کرنی ہے) تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔ هُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَکَ بِنَصۡرِهٖ وَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ وہی ہے جس نے تمہاری تائید اپنی نصرت کے ساتھ اور مومنوں کے ذریعہ کی ہے۔ اب دیکھئے الزام تو مسلمانوں پر جارحانہ حملے اور دھوکہ سے حملہ کرنے کا لگایا جاتا ہے اور بعض بے وقوف اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے ایسا کرتے بھی ہیں۔ مگر ان کو جو تعلیم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی طرف سے ملی ہے یہ ہے کہ خواہ تمہیں یہ بھی اندیشہ ہو کہ دشمن دھوکہ دہی کی غرض سے صلح کا نام لے رہا ہے تم نے بہرحال صلح کی پیشکش کو قبول کرنا ہے۔

۞ تعجب ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تو جارحیت کا لگایا جاتا ہے حالانکہ جارحیت تو وہ کیا کرتا ہے جو تعداد کے لحاظ سے سازوسامان کے لحاظ سے، ہتھیاروں کے لحاظ سے زیادہ زورآور ہو۔ مگر تاریخ بھی بتاتی ہے اور قرآن بھی گواہی دیتا ہے کہ مسلمان ہر پہلو سے کمزور تھے اور تھوڑے تھے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ کہ مومنوں کو (حملہ آور دشمن کے مقابلہ میں) لڑائی کی تحریک کرو اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ وَ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَةٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا (الانفال:66) اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دوسو پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر سو ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ ہزار پر غالب آجائیں گے۔ ظاہر ہے مسلمانوں کا اپنے دشمن کے مقابلہ میں تعداد کا کوئی تناسب نہ تھا اس لئے یہ حوصلہ افزائی کرنا پڑی۔ اب یہ الزام لگانا کہ مسلمان طاقت کے بل بوتے پر جنگ کررہے تھے کس قدر زیادتی ہے۔

۞ مسلمانوں کی دشمن سے جنگ کے بارہ میں یہ مضمون بھی قرآن شریف میں بیان ہوا ہے کہ جو جنگی قیدی مسلمانوں کے ہاتھ میں جنگ کے دوران میں آئے وہ اگر مسلمانوں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں تو وہ یاد رکھیں وَاِنۡ یُّرِیۡدُوۡا خِیَانَتَکَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡکَنَ مِنۡهُمۡ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ (الانفال:72) کہ اگر وہ تم سے خیانت کریں تو وہ پہلے بھی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں تو فَاَمۡکَنَ مِنۡهُمۡ اللہ نے ان کو گرفتار کرنے کی مسلمانوں کو طاقت دے دی۔ یہ آیت بھی گواہی دے رہی ہے کہ اپنے دشمن کو تکلیف دینے کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ دشمنوں نے مسلمانوں کو تکلیف دی اور مِنۡ قَبۡلُ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جنگ کی ابتدا مخالفین اسلام کی طرف سے ہوئی تھی اور مسلمانوں کو تکلیف دینے کے جرم کو قرآن شریف نے اللہ سے خیانت کے مترادف قرار دیا ہے۔

(باقی آئندہ).......................

VACANCY Minister of Religion Ahmadiyya Muslim Community: Indonesian Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE:

We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR(overall band score of 5.5).

He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOB DESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam)and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam AhmadFounder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu, Arabic and with a good understanding of Indonesian and a reasonable command of English. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years.

You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East.You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either a Shahid"degree"or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE:

The stipend/customary offerings package include the following:

Stipend of £5,100—/per annum(for 35 hours a week on average plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2017

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

1912ء میں وفات یافتہ چند صحابہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 فروری 2012ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے 1912ء میں وفات پانے والے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اصحاب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ ذیل میں صرف اُن اصحاب کے حالات زندگی بیان کئے جاتے ہیں جو قبل ازیں ''الفضل ڈائجسٹ'' میں شائع نہیں ہوئے۔

حضرت حکیم میاں سردار محمد صاحب

حضرت میاں سردار خان صاحب ولد محترم مولوی غلام احمد صاحب (لون میانی نزد بھیرہ) حضرت خلیفہ اولؓ کے سگے بھتیجے تھے۔ آپؓ نے 9؍جنوری 1892ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی اور پھر اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی حکیم سردار محمد صاحب نے اپنے ایک خط میں اظہار اخلاص کرتے ہوئے یہ الفاظ لکھے کہ ''مَیں قادیان پر قربان ہوجاؤں۔'' حضرت مسیح موعودؑ اس پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ بہت بڑے اخلاص کی علامت ہے۔ جب انسان کسی کے ساتھ سچا اخلاص رکھتا ہے تو محبوب کے قرب وجوار بھی پیارے لگتے ہیں۔''

حضرت حکیم صاحبؓ 313 کبار صحابہ میں سے تھے۔ آپؓ کا نام اس فہرست میں 256 نمبر پر درج ہے۔ آپ نے یکم نومبر 1912ء کو وفات پائی۔ آپؓ کی وفات پر حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحبؓ نے ایک نظم لکھی، جس کے چند اشعار یوں تھے۔

یہ کیا پیغام پہنچا ہے مجھے یا رب میانی سے
جدا ہم سے ہوا ہے کون مرگ ناگہانی سے
مجھے یاد آگیا وہ عہد، عہد نازک و خوشتر
کہ جب ٹکرا گیا عشق کہن اٹھتی جوانی سے
پیامِ مرگ تمہیدِ وصالِ یار ہوتا ہے
معبّر جو ہے مسلم ہے حیات جاودانی سے

آپؓ کے فرزندوں میں مکرم منشی عبدالحق صاحب پوسٹ ماسٹر، حضرت قریشی امیر احمد صاحب آف ربوہ اور مکرم محمد زمان صاحب شامل تھے۔ آپؓ کے ایک بھائی حضرت مولوی دوست محمد صاحبؓ کو بھی جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر 27 دسمبر 1891ء کو بیعت کی توفیق ملی اور اُن کا نام حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب ''آسمانی فیصلہ'' میں شاملین جلسہ میں اور اپنے 313 کبار صحابہ میں 257 نمبر پر درج فرمایا ہے۔

حضرت منشی محمدالدین صاحب سیالکوٹیؓ

حضرت منشی محمد دین صاحبؓ ولد کرم الدین صاحب آف سیالکوٹ پیشہ کے لحاظ سے اپیل نویس تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''حقیقۃالوحی'' میں آپؓ کا نام ایک پیشگوئی کے مصدّقین میں آٹھویں نمبر پر درج ہے۔ نیز حضورؑ نے 313 کبار صحابہ میں بھی آپ کو شامل فرمایا۔

آپ بغرض علاج قادیان میں تھے جہاں 5 ستمبر 1912ء کو تقریباً 60 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ نے جنازہ پڑھا۔

آپؓ کی اہلیہ محترمہ بھی ایک مخلص خاتون تھیں جنہوں نے 1903ء میں سیالکوٹ میں وفات پائی۔

حضرت مولوی مرزا محمد اسماعیل صاحبؓ قندھاری

حضرت میرزا محمد اسماعیل صاحبؓ قوم کے ترک تھے اور افغانستان کے علاقہ قندھار کے رہنے والے تھے۔ آپؓ 1813ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم وتربیت ایک اعلیٰ علمی خاندان میں ہوئی۔ عربی اور فارسی سے بخوبی واقف تھے۔ پشتو زبان کے ادیب تھے اور اُردو بھی ہندوستان آکر سیکھ لی۔ ایک صاحبِ دل اور صوفی ولی اللہ تھے۔ بذریعہ کشف حضرت اقدسؑ کی صداقت کا علم پایا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کے بعد قریباً 1887ء میں صبح تہجد پڑھ کر اپنے مکان واقعہ گل بادشاہ میں اپنے مخصوص کمرہ میں مراقبہ بیٹھا تھا کہ مَیں نے دیکھا میرے کمرے کی چھت جانبِ شرق دیوار سے اوپر اٹھ گئی ہے اور تیز روشنی میرے کمرہ میں داخل ہوئی۔ جب روشنی قدرے مدّھم ہوئی تو مَیں نے ایک بزرگ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ مَیں نے اٹھ کر اُس سے مصافحہ کیا اور باادب دوزانو ہوکر سامنے بیٹھا اور پھر کشفی حالت بدل گئی۔ ایک عرصہ دراز کے بعد جب حضرت احمد علیہ السلام کی تصویر پشاور میں مَیں نے دیکھی تو مَیں نے شناخت کیا کہ وہ یہی تھے جن کو مَیں نے کشف میں دیکھا تھا۔

اسی طرح حضرت اقدسؑ کی صداقت کا اظہار آپ نے دیگر بزرگان سے بھی سنا۔ چنانچہ آپ کی ایک گواہی کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب ''تحفہ گولڑویہ'' میں یوں درج کیا ہے: ''میں نے حضرت کوٹھہ والے صاحب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مہدی آخرالزمان پیدا ہوگیا ہے، ابھی اس کا ظہور نہیں ہوا اور جب پوچھا گیا کہ نام کیا ہے تو فرمایا کہ نام نہیں بتلاؤں گا مگر اس قدر بتلاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے۔''

آپؓ نے اپنی ایک بھانجی کی شادی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحبؓ (خسر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ) کے ساتھ کی۔ آپؓ کی ہی تحریک پر حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب لدھیانہ جاکر حضورؑ سے ملے تھے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ نے آپ کے تفصیلی حالات تاریخ احمدیہ سرحد میں پہلے نمبر پر رقم فرماتے ہوئے لکھا ہے: ''میرے نزدیک صوبہ سرحد میں آپ ہی تحریک احمدیت کے بانی اور لانے والے ہوئے''۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے 18 ستمبر 1912ء کو وفات پائی۔

حضرت حکیم غلام محی الدین صاحبؓ

حضرت حکیم غلام محی الدین صاحبؓ موضع چکوال کے باشندے تھے۔ حکمت ان کا پیشہ تھا۔ نوشہرہ میں اکثر متعین رہے اور سرکاری ملازم تھے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ سے قدیمی تعلق تھا۔ قریباً 1901ء میں آپؓ احمدی ہوئے۔ صوفی منش انسان تھے۔ بلّھے شاہ کی کافیاں اور دِتّے شاہیوں کے قصے اور حضرت سلطان باہو کی رباعیات یاد تھیں۔ میونسپل کمیٹی پشاور کی ملازمت سے سبکدوش ہوکر قادیان چلے گئے۔ یکم ستمبر 1912ء کو قریباً 90 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپؓ کے فرزند حضرت حافظ محمد جمال صاحب (وفات 27 دسمبر 1949ء۔ مدفون ماریشس) نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے جنہیں جزیرہ ماریشس میں تاحیات خدمت دین کی توفیق ملی۔

حضرت ماسٹر ولی اللہ صاحبؓ

حضرت ماسٹر ولی اللہ صاحبؓ ایک زبردست اہل قلم تھے، پیسہ اخبار میں سلسلہ کے متعلق اکثر مضامین مخالفوں کے جواب میں لکھا کرتے تھے۔ 14؍اکتوبر 1912ء کو بوجہ فالج آپؓ نے وفات پائی۔ آپؓ حضرت بابا ہدایت اللہ صاحبؓ مشہور پنجابی شاعر کے فرزند تھے اور آپؓ کی وفات باباصاحب کی اخیر عمر میں بڑا صدمہ تھا۔

حضرت چانن دین صاحبؓ آف ماہل پور

حضرت چانن دین صاحبؓ ضلع ہوشیارپور کے گاؤں ماہل پور کے رہنے والے مخلص احمدی تھے۔ 25 اپریل 1912ء کو وفات پائی۔ آپؓ کے دو بیٹے حضرت بابو محمد نظام الدین صاحبؓ کلرک دفتر ریلوے (وفات 1925ء) اور حضرت مولوی غلام نبی صاحبؓ (موصی نمبر 10۔ وفات 28 ستمبر 1927ء) بھی مخلص احمدی اور اصحابِ احمدؑ میں شامل تھے۔

حضرت چودھری غلام محمد صاحبؓ

آپؓ نے 16 اکتوبر 1912ء کو وفات پائی۔ آپؓ ایک مخلص اور سرگرم قابل احمدی نوجوان تھے۔ بی۔اے تھے اور پوسٹ ماسٹر جالندھر چھاؤنی رہے۔ اشاعت وتبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔

حضرت علی محمد شاہ صاحبؓ آف راہوں

حضرت علی محمد شاہ صاحبؓ ولد مکرم غلام محمد شاہ صاحب آف راہوں ضلع جالندھر ابتدائی موصیان میں سے تھے۔ وصیت نمبر 239 تھا۔ 19 جون 1912ء کو وفات پائی اور یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگایا گیا۔

حضرت میاں نور محمد صاحبؓ کابلی

حضرت میاں نور محمد صاحبؓ کابل (افغانستان) کے رہنے والے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد قادیان آبسے۔ آپؓ نے 13 جون 1912ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

حضرت برکت بی بی صاحبہؓ

آپؓ حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ جمونی (یکے از 313 اصحاب احمد) کی اہلیہ تھیں۔ آپؓ کو حضرت اقدسؑ کے گھر میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپؓ نے 29؍اپریل 1912ء کو بعمر 42 سال وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئیں۔

حضرت شرفو بی بی صاحبہؓ

معروف سیکھوانی برادران کی والدہ حضرت شرفو بی بی صاحبہؓ زوجہ حضرت میاں محمد صدیق صاحب سیکھوانی نہایت مخلص خاتون تھیں۔ جون 1897ء میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی قادیان میں منایا گیا۔ حضور علیہ السلام نے آپؓ کا نام بھی حاضرینِ جلسہ میں درج کرکے آپؓ کے چار آنے چندہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ نے 4 جنوری 1912ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت رؤف النساء بیگم صاحبہؓ

بھارتی صوبہ بہار کے گاؤں ''اورین'' سے تعلق رکھنے والے حضرت سید ہدایت حسین صاحب اور ان کی اولاد سلسلہ احمدیہ میں داخل تھی۔ ان کی ایک بہو حضرت رؤف النساء بیگم صاحبہؓ کی وفات 1912ء میں ہوئی۔ آپؓ 1901ء میں اپنے خاوند کے ساتھ قادیان آئیں پھر 1903ء میں دوبارہ قادیان آئیں۔ آپؓ کے خاوند حضرت سیّد ارادت حسین صاحب بھی نہایت مخلص اور ایک ذی علم وجود تھے۔ اُن کے چند علمی مضامین اخبار الحکم اور بدر میں طبع شدہ ہیں۔ کتابیں بھی لکھیں مثلاً ایک کتاب 'مرآۃ الجہاد' تھی۔ آپؓ نے 2 نومبر 1931ء کو وفات پائی۔

حضرت عفیفہ بیگم صاحبہؓ

جناب خلیفہ رجب الدین صاحب کی بیٹی حضرت عفیفہ بیگم صاحبہؓ زوجہ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب ایک مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ 23 مئی 1912ء کو وفات پائی۔ حضرت اقدسؑ سے بہت عقیدت اور حضرت امّاں جانؓ سے بہت محبت تھی۔ حضرت امّاں جانؓ بیمار ہوتیں تو حضورؑ اُن کی خبرگیری کے لئے آپؓ کو بھی بلالیتے۔ حضرت امّاں جانؓ بھی ہمیشہ آپ کو محبت وعنایت کی نظر سے دیکھتیں۔ حضرت مسیح موعودؑ 1908ء میں جب اپنے آخری سفر لاہور پر تشریف لے گئے تو جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے گھر قیام فرمایا۔ حضرت عفیفہ بیگم صاحبہؓ نے اس موقع پر حضرت امّاں جانؓ اور دیگر مہمانوں کی خدمت کا خوب ثواب کمایا۔ آپؓ نظم ونسق امور خانہ داری میں غیرمعمولی قابلیت کی مالکہ تھیں۔

آپؓ کی وفات پر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا: میں اس مرحومہ کے طفیل کس قدر آزاد اور بےفکر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28 فروری 2012ء میں ''زندہ لوگ'' کے عنوان سے مکرم داؤد عزم صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

کن کی تصویر نگاہوں میں اُبھر آئی ہے
ایک جنت مرے آنگن میں اُتر آئی ہے
کام آیا ہے لہو کن کا، نشیمن کن کا
زندگی اک نئے سانچے میں نکھر آئی ہے
مرحبا میرے شہیدو، مرے زندہ لوگو

مانگ اس باغ کی تاروں سے بھری ہے تم نے
مطرب جاں کو نیا ساز دیا ہے تم نے
زندگی موت کے دروازے پہ آ کر دیکھو
اک نئے دَور کا آغاز کیا ہے تم نے
مرحبا میرے شہیدو، مرے زندہ لوگو

تیرہ و تار جہاں زیست نظر آتی ہے
چاند تارے بھی جہاں گردِ سفر ہوتے ہیں
کہکشاں نے وہاں سجدوں کی تمنا کی ہے
جس جگہ ایسے شہیدوں کے قدم ہوتے ہیں
مرحبا میرے شہیدو، مرے زندہ لوگو

تھا، مرحومہ کے ہاتھ میں کُل گھر کا انتظام تھا حتیٰ کہ بچوں کی تعلیم کی غور و پرداخت بھی اسی کے ہاتھ میں تھی۔ میں تو صرف عدالت جاتا یا قادیان آتا یا سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا جانتا تھا۔ مرحومہ میری نگاہ میں اگر قابل عزت ہے تو اس لیے کہ اس نے مجھے دینی کاموں میں کبھی نہیں روکا۔ 1903ء میں ایک دفعہ مجھے گورداسپور میں کسی پیشی پر حاضر ہونا تھا۔ حضرت مرحوم مغفور کا خط آچکا تھا کہ تم ضرور پہنچنا۔ نذیر احمد جو میرا بچہ ہے وہ اس وقت پانچ سالہ تھا، اُسے اُسی دن بڑے زور کا نمونیا ہو گیا۔ میں نے مرحومہ کو حضرت کا حکم دکھلایا۔ اُس نے یہی جواب دیا کہ بچہ تو خدا کا مال ہے لیکن حضرت کا حکم افضل ہے، تم جاؤ! ۔ مرحومہ نے نہایت صبر و استقلال سے مجھے رخصت کیا۔

....

اہلیہ حضرت قاضی محمد عالم صاحبؓ

حضرت قاضی محمد عالم صاحبؓ سکنہ کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ بہت ہی نیک اور اخلاص مند وجود تھے۔ انٹرنس پاس تھے۔ آپؓ کے نام حضرت اقدسؑ کے چند مکتوبات بھی شائع شدہ ہیں۔ آپ ایک پُر جوش داعی الی اللہ تھے، ایک مرتبہ آپؓ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو لکھا: دل چاہتا ہے کہ مال و جان اور اولاد تک اسلام کی پاک خدمت میں لگ جاوے۔

آپؓ کی اہلیہ محترمہ کا نام اور حالات معلوم نہیں ہو سکے لیکن وہ بھی اپنے خاوند کی طرح مخلص اور قربانی کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ اپنے کئی زیور فروخت کر کے سلسلہ کے کاموں کے لئے امداد دی تھی۔ 26 اگست 1912ء کو وفات پائی۔

....

حضرت سیّدہ صالحہ بی بی صاحبہؓ

حیدرآباد دکن کے عظیم بزرگ حضرت میر محمد سعید صاحب (وفات 20 اکتوبر 1924ء) کی بیٹی حضرت صالحہ بی بی صاحبہؓ عرف عزیز النساء بیگم صاحبہ نے 10 ستمبر 1912ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ آپؓ حضرت حافظ محمد اسحٰق صاحب بھیروی (یکے از 313 صحابہ۔ وفات 1925ء) کی زوجہ تھیں۔

....

حضرت کلثوم بیگم صاحبہؓ

حضرت راجہ مدد خان صاحبؓ (وفات 12 ستمبر 1944ء) کی اہلیہ حضرت کلثوم بیگم صاحبہ نے 19 ستمبر 1912ء کو وفات پائی، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

...۞...۞...۞...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم فروری 2012ء میں شائع ہونے والی مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

اے خدا مجھ کو معتبر کردے
زندگی میری باثمر کردے
نُور ہی نُور ہے سراپا تُو
میری ظلمات کی سحر کردے
مَیں تو لائق نہیں عنایت کا
التجا ہے کہ تُو مگر کردے
تُو جو چاہے تو ایک ذرّے کو
باعثِ رشکِ صد قمر کردے
جاں بہ لب ہے فقیرِ دَر تیرا
کوئی جا کر اُسے خبر کردے
تُو نہ بخشے تو کون بخشے گا
صد کریما! تُو درگزر کردے

احمدیہ ہسپتال نیوبصہ (نائیجیریا) کا آغاز

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 فروری 2012ء میں مکرم ڈاکٹر ملک مدثر احمد صاحب کے قلم سے نائیجیریا کی نائیجر سٹیٹ کے ایک چھوٹے سے قصبے نیوبصّہ میں احمدیہ ہسپتال کے آغاز کی ایمان افروز تاریخ پیش کی گئی ہے۔

نیو بصہ (New Bussa) کی وجۂ شہرت نائیجیریا کا سب سے بڑا کانجی ہائیڈرو الیکٹرک ڈیم ہے۔ یہاں احمدیت کا تعارف 1992ء میں مکرم عبدالخالق نیّر صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ ہوا اور چند نوجوانوں نے احمدیت قبول کی جن میں معلّم ابراہیم بالا صاحب اور ان کے بھائی شامل تھے۔ یہاں کے روایتی بادشاہ الحاجی موسیٰ محمد کیگیرا نے جماعت کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں 1993ء میں وہ علاج کی غرض سے لندن آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بھی ملاقات کی۔ پھر جماعت سے متأثر ہو کر انہوں نے اپنے علاقہ میں تبلیغ کی اجازت دیدی۔ چنانچہ 1993ء میں نیوبصّہ میں ایک زیر تعمیر عمارت اور پھر چند ملحقہ پلاٹ اور مکانات بھی خرید لئے گئے اور بعدازاں اس جگہ ہسپتال بنانے کا فیصلہ ہوا۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اور اہلیہ ڈاکٹر لئیقہ فوزیہ نے 1995ء میں شادی کے فوراً بعد زندگی وقف کردی۔ اس وقت خاکسار راولپنڈی میڈیکل کالج میں لیکچرار تھا جبکہ اہلیہ نے ہاؤس جاب مکمل کیا تھا۔ ہماری تعیناتی نائیجیریا کے لئے ہوئی اور ہم پانچ ماہ کی بیٹی کے ساتھ 25 جنوری 1997ء کو نائیجیریا پہنچ گئے۔ میڈیکل پریکٹس کے لائسنس کے لئے وہاں ایک امتحان پاس کیا تو اپریل 1997ء میں امیر جماعت نائیجیریا الحاجی سومونو صاحب نے ہم میاں بیوی کو نیوبصّہ بھجواتے ہوئے کہا کہ جماعت وہاں نیا ہسپتال کھولنا چاہتی ہے۔

جماعت کے مرکز اوجوکورو سے نیو بصّہ 550 کلومیٹر دُور ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ عمارت میں بجلی اور پانی لگنے کے علاوہ ابھی پلستر ہونا اور دروازے کھڑکیاں لگنا بھی باقی تھے۔ مکرم عبدالخالق نیّر صاحب ہمارے ساتھ آئے تھے۔ اُن کی درخواست پر بادشاہ نے اپنے گیسٹ ہاؤس میں ہمیں عارضی رہائش دیدی۔ قریباً دو ہفتے بعد جب ہمارے رہائشی مکان کے دروازے کھڑکیاں لگ گئے تو ہم گدّے زمین پر ڈال کر وہاں شِفٹ ہو گئے۔

ہسپتال کی عمارت نامکمل تھی، چاردیواری بھی نہیں تھی اور لوگ اپنا کوڑا کرکٹ یہاں پھینکتے تھے۔ گھاس اور جھاڑیوں سے منظر بھیانک بن گیا تھا۔ اس وقت تک نیوبصّہ میں چند نوجوان احمدی تھے۔ انہوں نے بہت تعاون کیا اور کئی ہفتوں کے وقارعمل سے صفائی کرکے خوبصورت گھاس اور پھول دار اور پھلدار پودے لگائے گئے۔ بکریوں سے پودے بچانے کے لئے جنگل سے لمبے ڈنڈے کاٹ کر اُن کی باڑ لگائی گئی۔ اس طرح چند ہفتوں میں یہ جگہ نہایت خوبصورت نظر آنے لگی۔

مالی تنگی کے باعث ہسپتال کی عمارت کئی ماہ تک مکمل نہ ہو سکی۔ اس عرصہ میں ہم میاں بیوی تبلیغ اور تربیت کا کام کرتے رہے۔ بچوں اور نوجوانوں کو قرآن پڑھانے اور دین سکھانے کی کلاسیں شروع کیں۔ نومبر 1997ء میں ہسپتال کی تکمیل کے لئے رقم میسر ہوئی تو پلستر ہوا، دروازے کھڑکیاں اور بجلی لگ گئی۔ اور یکم دسمبر 1997ء کو افتتاح کا دن مقرر ہوا۔ وہاں کے بادشاہ نے نائیجر سٹیٹ کے گورنر اور ملٹری ایڈمنسٹریٹر C. P. Simeon O. Oduoye کو افتتاح کی دعوت دی۔ میرے لئے پریشانی یہ تھی کہ عمارت تو کسی حد تک مکمل ہو گئی تھی لیکن اندر کچھ سامان نہ تھا۔ پرانے احمدیہ ہسپتالوں سے اُن کی ضرورت سے زائد اشیاء اکٹھی کی گئیں لیکن چند ٹوٹی پھوٹی اشیاء ملیں جن میں بغیر گدّے کے 9 بیڈ اور ایک پنکھا بھی تھا۔ خاکسار نے ان اشیاء کو پینٹ اور مرمت کیا اور کمروں میں رکھ لیا۔ کچھ بینچ، میز اور کرسیاں بنوالی گئیں۔ مرکز سے جو سامان ملا اس میں ایک لائٹ، ایک کاٹری مشین، ایک چھوٹی مائیکروسکوپ اور پورٹیبل ایکسرے مشین تھی جس کے ساتھ دیگر سامان نہ تھا۔ امیر صاحب نے 50 ہزار نائیرے (585 ڈالر) دیئے جن سے ادویات، لیبارٹری کا سامان، ایکسرے کا سامان اور دیگر چیزیں خریدنی تھیں۔

یکم دسمبر 1997ء کو گورنر صاحب اپنی کابینہ سمیت سٹیٹ دارالحکومت Minna سے قریباً پانچ گھنٹے کا سفر کرکے تشریف لائے۔ ملٹری کمانڈر، سرکاری افسران، بادشاہ، جماعتی عہدیدار اور عوام الناس بھی شامل ہوئے۔

افتتاح کے بعد کچھ سٹاف بھرتی کیا اور کام شروع کردیا۔ مریضوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ ہسپتال سے جو آمد ہوتی اس سے کچھ نہ کچھ خرید لیتے لیکن پھر بھی کسمپرسی کا عالم تھا۔ چند ماہ بعد ایک جرمن Dr.Thomas مجھے ملنے آئے جو دیہی علاقوں میں صحت کے فروغ کے لئے کسی جرمن ادارہ میں کام کرتے تھے۔ وہ ہمارے ہسپتال میں خدمت کا شہرہ سُن کر دیکھنے آئے اور ہسپتال کا وزٹ کرکے کہنے لگے کہ آپ کو تو ابھی بہت چیزوں کی ضرورت ہے۔ مجھے فہرست بنا دیں۔ میں نے لکھ دیا تو اگلے دن انہوں نے مجھے اپنے دفتر بلا کر ایک لاکھ نائیرے کا چیک دیا کہ ضرورت کی چیزیں خرید لو اور مجھے رسیدیں بھجوا دو۔

پھر کچھ عرصہ بعد وہ دوبارہ تشریف لائے اور ہسپتال کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور لیبارٹری کیلئے ایک لاکھ نائرے کی مائیکروسکوپ خرید کرا دی۔ اس طرح اکثر آتے اور مدد کرتے رہے۔ ایک دفعہ میں نے ہومیوپیتھی کا ذکر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس کی ترویج کے لئے کوشاں ہیں تو اگلی دفعہ جرمنی سے کچھ ضروری ہومیوپیتھک ادویات خرید لائے۔

ہمارا علم اور تجربہ بہت ہی کم اور ناقص ہے لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہوتی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ ابھی ہسپتال شروع ہوئے چند دن گزرے تھے کہ ایک صاحب اپنی بیوی کو لے کر آئے اور کہنے لگے کہ میری دو بیویاں ہیں لیکن دونوں سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ پہلی شادی کو گیارہ سال ہو گئے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ نیا ہسپتال کھلا ہے اس لئے علاج کے لیے آیا ہوں۔ ہمارے ہسپتال میں اُس وقت ابھی لیب بھی نہیں شروع ہوئی تھی کہ کوئی ٹیسٹ ہی کر لیتے۔ ہم نے کچھ وٹامنز دیں اور چند ماہ بعد آنے کو کہا، سوچا شاید اُس وقت کوئی ٹیسٹ وغیرہ کر لیں اور مشورہ دے سکیں۔ سو وہ مریض چلا گیا۔ ہم بھی اس کو بھول گئے۔ تقریباً سال بعد وہ آدمی مجھے رستہ میں ملا اور شکریہ ادا کرنے لگا کہ آپ کی دوائی سے بہت فائدہ ہوا ہے اور پہلی بیوی نے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا جس نے اپنے مسیح کی برکت سے صرف ہسپتال آنے سے ہی مریضوں کو شفا بخشی۔ اب تو پندرہ سال ہو گئے ہیں، یہ روزمرّہ کا مشاہدہ ہے کہ بہت سے مریض دوسرے ہسپتالوں سے آتے ہیں۔ اُن کا علاج اور تشخیص درست ہوتی ہے لیکن پھر بھی ٹھیک نہیں ہوتے۔ جب احمدیہ ہسپتال میں آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے۔

نیوبصّہ میں چند افراد پر مشتمل جماعت تھی۔ کوئی مسجد نہ تھی۔ معلّم عبداللطیف اواڈے صاحب کے گھر کے ایک کمرے میں نمازیں اور جمعہ ادا کرتے تھے۔ مسجد کی بہت ضرورت تھی لیکن افراد جماعت سب ہی غریب تھے۔ ہسپتال کی ایسی حالت تھی کہ جو آمدنی ہوتی وہ ہسپتال کی ضروریات پر ہی خرچ کرنی پڑتی۔ خاکسار اور اہلیہ دونوں وقف ہیں اس لئے دونوں کا الاؤنس ملتا۔ ہم نے مشورہ کیا کہ ایک بندے کا الاؤنس مسجد بنانے کے لئے خرچ کیا جائے۔ سو ہسپتال کے احاطہ میں ایک جگہ مسجد کے لئے مختص کی اور وقارعمل کرکے بنیادیں کھودیں پھر ہر ماہ کچھ سیمنٹ کے بلاک بنوانے شروع کئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ دیواریں بن گئیں۔ قریباً ایک سال میں چھت بھی پڑ گئی اور ہم نے وہاں نمازیں ادا کرنی شروع کر دیں۔ ایک احمدی دوست ڈیکو صاحب، جو ویلڈنگ کا کام کرتے تھے انہوں نے اپنی طرف سے کھڑکیاں اور دروازے بنا کر لگوا دئے۔ ہم جولائی 2001ء تک وہاں رہے اور ہماری روانگی تک مسجد مکمل ہو گئی۔ اندر، باہر پلستر ہو گیا، سِیلنگ لگ گئی۔ بعد میں ڈاکٹر محبوب احمد ریحان صاحب نے ٹائلز بھی لگوا دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب اپریل 2008ء میں نیوبصّہ کا دورہ فرمایا تو اسی مسجد میں نمازیں ادا کیں۔

12 دسمبر 1997ء کو میری اہلیہ ڈاکٹر لئیقہ فوزیہ کے بھائی مکرم مظفر احمد شرما صاحب کو شکارپور میں شہید کر دیا گیا۔ نیوبصّہ سے انٹرنیشنل فون کی سہولت میسر نہ تھی۔ پاکستان فون کرنے کے لئے سو کلومیٹر دُور مکوا جانا پڑا۔

2001ء کے شروع میں مکرم سعیدالرحمان صاحب (حال امیر جماعت سیرالیون) کی تعیناتی نیوبصّہ میں ہوئی تو اردگرد بہت سی نئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ وہاں کے روایتی بادشاہ الحاجی موسیٰ کاگیرا کا انہی دنوں انتقال ہو گیا تو کچھ عرصہ کے لئے اُن کے بیٹے الحاجی اشحاقو بادشاہ بنے۔ جولائی 2001ء میں جب ہم وہاں سے رخصت ہوئے تو وہ بادشاہ تھے۔ ہمیں الوداع کہنے خود تشریف لائے، تحائف بھی دیئے اور جماعت کی خدمات کو بہت سراہا۔ آجکل الحاجی دونتورو وہاں کے بادشاہ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ اُنہی کی دعوت پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپریل 2008ء میں وہاں کا دورہ فرمایا تھا۔

ہمارے بعد ڈاکٹر محمد ثاقب گھمن صاحب نے تین سال نیوبصّہ کے ہسپتال میں خدمت کی اور آجکل ڈاکٹر محبوب احمد ریحان صاحب وہاں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

...۞...۞...۞...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 فروری 2012ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی غزل شامل اشاعت ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب پیش ہے:

میری پرواز کا باعث ہیں جو پَر کِن کے اُن کے
حوصلے ساتھ ہیں دورانِ سفر کِن کے اُن کے
یہ تو عشّاق کی بستی ہے اسے مت چھیڑو
سجدۂ شکر میں رہتے ہیں جو سر کِن کے اُن کے
جن کا تزئینِ گلستاں میں لہو شامل ہے
آئے دن لُوٹ کے لے جاتے ہو گھر کِن کے اُن کے
جن کا حصّہ ہے بہت ملک کی آزادی میں
بچے بوڑھے ہیں جواں مُلک بدر کِن کے اُن کے
صورتِ خوبی گنی جاتی ہے خامی اُن کی
فتویٰ عیب کی زَد میں ہیں ہنر کِن کے اُن کے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 03, 2017 – November 09, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 03, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 236-253.
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 17.
01:05	The Prophecy Of Khilafat
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address USA
02:55	Spanish Service
03:30	Pushto Muzakarah
04:05	Tarjumatul Qur'an Class: Surah Yoonus, verses 12-31. Recorded on January 11, 1996.
05:10	Pakistan In Perspective
05:30	Seekers Of Treasure
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 18.
07:00	Beacon Of Truth
08:00	From Democracy To Extremism
09:00	Huzoor's Address To US Congress: Recorded on July 1, 2012.
09:30	History Of Cordoba
10:00	In His Own Words
10:35	History Of MTA In Mauritius
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:45	The Significance Of Flags
14:00	Seerat Sahaba Rasool
14:30	Shotter Shondhane
15:30	From Democracy To Extremism [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	Rishta Nata Ke Masa'il
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Huzoor's Address To US Congress [R]
20:00	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	A Brief History Of Denmark
23:00	From Democracy To Extremism [R]

Saturday November 04, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Tehrik-e-Jadid
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Address To US Congress
02:00	Food For Thought
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:25	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 1.
07:05	Pakistan In Perspective
07:30	Open Forum
08:00	International Jama'at News
08:50	Friday Sermon: Recorded on November 3, 2017.
10:00	In His Own Words
10:30	Qur'anic Archeology
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archeology [R]
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Pakistan In Perspective [R]
19:00	Open Forum [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
21:00	International Jama'at News [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	Qur'anic Archaeology [R]

Sunday November 05, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:30	In His Own Words
03:00	Pakistan In Perspective
03:30	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:35	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 1-29.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 18.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on November 4, 2017.
08:35	Attractions Of Canada
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 26, 2015.
10:10	In His Own Words
10:40	Seekers Of Treasure
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:20	In His Own Words [R]
16:50	Seerat Sahaba Rasool
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Rah-e-Huda [R]
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:40	25th Anniversary Of MTA
22:05	History Of Cordoba
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Attractions Of Canada

Monday November 06, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:25	In His Own Words
02:55	Seerat Sahaba Rasool
03:45	Friday Sermon
05:00	Seekers Of Treasure
05:30	Attractions Of Canada
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 30-60.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 1.
07:05	Rencontre Avec Les Francophones
08:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:20	Jalsa Salana Speeches
08:25	Pandit Lekh Ram
08:55	Huzoor's Jalsa Salana Address USA: Recorded on July 1, 2012.
10:15	Kids Time
10:55	Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:10	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 2, 2011.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address USA [R]
16:30	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Somali Service
18:55	Jalsa Salana Speeches [R]
19:00	Pandit Lekh Ram [R]
19:30	Kids Time [R]
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address USA [R]
21:20	Importance Of Higher Education
21:35	The Finality Of Prophethood
22:40	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday November 07, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Jalsa Salana Address USA
02:40	Aao Urdu Seekhein
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:20	Jalsa Salana Speeches
05:25	Pandit Lekh Ram
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 61-92.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 19.
06:45	Liqa Ma'al Arab: Recorded on May 16, 1996.
08:00	Story Time: Part 40.
08:20	InfoMate
08:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
10:05	In His Own Words
10:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:15	Indonesian Service
12:20	Tilawat [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 3, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:20	In His Own Words [R]
16:50	Signs Of The Latter Days
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
18:40	InfoMate [R]
19:10	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:30	Signs Of The Latter Days [R]
22:20	Liqa Ma'al Arab [R]
23:25	Discover Alaska

Wednesday November 08, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:25	In His Own Words
02:50	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:30	InfoMate
04:10	Liqa Ma'al Arab
05:15	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 1.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on May 13, 1984.
08:15	Al-Maa'idah
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK
10:00	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:05	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 3, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	L'Islam En Questions
19:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)

Thursday November 09, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK
02:30	In His Own Words
03:05	Salamti Kay Raastay
04:00	Question And Answer Session
05:05	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	The Prophecy Of Khilafat
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2011.
09:30	Pakistan in Perspective
10:05	In His Own Words
10:35	Safar-e-Hajj
11:15	Japanese Service
11:35	History Of Cordoba
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05	Beacon Of Truth
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:05	Roots To Branches
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Pakistan In Perspective
19:00	Open Forum
19:30	Shama'il-e-Nabwi
20:05	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Safar-e-Hajj [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 03 November 2017 | Issue No. 44

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ نماز جنازہ۔ اعلانات نکاح۔
ہنگری۔ بوسنیا۔ میسیڈونیا۔ بلغاریہ۔ اٹلی۔ بورکینا فاسو سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں۔
مہمانوں کے حضور انور سے ملاقات اور جلسہ کے بارہ میں پاکیزہ تأثرات۔ تقریب آمین۔

جرمنی سے روانگی اور احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز۔ بیلجیم) میں ورود مسعود۔ بیلجیم سے روانگی اور لندن واپسی۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

28 اگست 2017ء بروز سوموار
(حصہ دوم)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں شارجہ، قادیان (انڈیا)، البانیا، دبئی، فن لینڈ اور ملک مالٹا سے تعلق رکھنے والی چار فیملیز کے دس افراد اور دو احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ظفر اسلام خان صاحب جماعت Dreieich جرمنی کے والد محترم مکرم عبدالسلام ناصر صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم نے 24 اگست 2017ء کو بعمر 86 سال وفات پائی۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد دو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اعلان نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مَیں اس وقت چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 16 / نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ھبۃ الوحید بنت مکرم محمد احمد صاحب (مرحوم) آف فورٹ عباس (پاکستان) کا نکاح عزیزم عدنان احمد (مربی سلسلہ اسلام آباد۔ پاکستان) ابن مکرم ناصر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ رغیبہ ظہور چوہدری بنت مکرم چوہدری ظہور الٰہی صاحب آف فرانس کا نکاح عزیزم چوہدری اسامہ احمد (مربی سلسلہ فرانس) ابن مکرم چوہدری مقصود الرحمان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ ناجیہ نگار بنت مکرم مبشر احمد صاحب (شہید) آف جرمنی کا نکاح عزیزم تلمیذ احمد بٹ ابن مکرم رفیق احمد بٹ صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ حناء احمد بنت مکرم مبشر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نجیب احمد شاہد ابن مکرم مبارک احمد شاہد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ فریحہ محمود بنت مکرم میاں طارق محمود صاحب آف اٹلی کا نکاح عزیزم دانش محمود ابن مکرم شاہد محمود صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ عظمیٰ افضل بنت مکرم افضل محمد صاحب آف اٹلی کا نکاح عزیزم سجاد حیدر صاحب ابن مکرم اشرف محمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

7۔ عزیزہ نادیہ رباب بنت مکرم مقبول احمد صاحب آف ربوہ کا نکاح عزیزم اشعر احمد ابن مکرم محمد سلیم صاحب آف راولپنڈی (پاکستان) کے ساتھ طے پایا۔

8۔ عزیزہ اقراء خلیل بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف ربوہ کا نکاح عزیزم محمد اسماعیل خالد ابن مکرم محمد اقبال صاحب آف کُنری (سندھ۔ پاکستان) کے ساتھ طے پایا۔

9۔ عزیزہ تہمینہ صدف مرزا بنت مکرم نصیر احمد مرزا صاحب آف کینیڈا کا نکاح عزیزم شہزاد بشیر ابن شہباز احمد صاحب آف یو کے کے ساتھ طے پایا۔

10۔ عزیزہ غزالہ خالد (واقفہ نو) بنت مکرم ندیم احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم شہزاد احمد عارف ابن مکرم طارق کریم عارف صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

11۔ عزیزہ نجم السحر شریف بنت مکرم شریف احمد صاحب آف سوئٹزرلینڈ کا نکاح عزیزم وفا محمد (مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ) ابن مکرم افضل محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

12۔ عزیزہ سائرہ خلیل بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم باسل اسلم (متعلّم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد اسلم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

13۔ عزیزہ آصفہ وسیم جاوید بنت مکرم وسیم احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم انس احمد جاوید (متعلّم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

14۔ عزیزہ فریحہ خالد بنت مکرم فرید احمد خالد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نور الدین اشرف (متعلّم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب (مربی سلسلہ) کے ساتھ طے پایا۔

15۔ عزیزہ شمائلہ اعجاز (واقفہ نو) بنت مکرم اعجاز احمد انور صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم محمد عدنان (واقفِ نو) ابن مکرم محمد اشرف تارڑ صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

16۔ عزیزہ سلمیٰ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نوید احمد ابن مکرم شعیب احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

☆ ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فریقین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

ہنگری کا وفد

شام کے اس سیشن میں سب سے پہلے ہنگری (Hungary) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملک ہنگری سے 20 / افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے 11 / احمدی اور 9 / دیگر مہمان تھے۔

☆ **ایک مہمان خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا:**

ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ انتظامات میں بڑی ڈویلپمنٹ ہے۔ ہم رشین زبان میں تقاریر کا ترجمہ سنتے رہے ہیں۔ ہنگری کے جو پرانے لوگ ہیں وہ سب رشین زبان جانتے ہیں۔

☆ **ایک مہمان خاتون نے عرض کیا:**

میں گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ میں حضور انور کے خطابات سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ ہمارا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ اخباروں میں تو مسلمانوں کے خلاف صرف پراپیگنڈہ ہی ہے، درحقیقت آپ لوگ تو بہت ہمدرد اور پُرامن لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہی حقیقی اسلام ہے جو ہم ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ یہاں چالیس ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے رہ رہے ہیں۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اب لوگ مادہ پرست ہوگئے ہیں۔ مذہب کی طرف توجہ نہیں رہی۔ آپ لوگ دل میں سوچتے ہوں گے کہ جو مولوی کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ ہماری نماز بھی وہی ہے، قرآن بھی وہی ہے۔ سارے جلسہ میں اللہ اور رسول کی ہی باتیں ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

یہ ساری باتیں غیر مسلم دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اسلام کی اصل تعلیم دنیا میں پھیلے گی۔

☆ ایک مہمان 'آگیا آیاس تان' (Agekjan Ajasztan) صاحبہ تھیں۔ موصوفہ کا اصل وطن آرمینیا ہے۔ ہنگری میں اپنے شہر Gyor میں خاصی مقبول سماجی شخصیت ہیں اور ہنگری میں موجود Arminian Minority کی کیبنٹ کی ترجمان ہیں۔ ہنگری کے مبلغ ان کے بارہ میں لکھتے ہیں:

ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگیں کہ اتنے ہزاروں مسلمان مردوں کے درمیان بلاخوف پھر رہی ہوں۔ یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم و ضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں